مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ناساز ہونے کے باعث نماز جمعہ (۱۴ - دسمبر) حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھائی - اور خطبہ میں احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی تلقین فرمائی۔

۱۵ - دسمبر سرکل انسپکٹر صاحب مدارس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۱۶ - دسمبر وزیر آباد ضلع سیالکوٹ تبلیغ کے لئے گئے۔

دھرم بیر شدھی سماچار کے دل آزار مضمون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ مسلمانوں کا عام جلسہ ہوا - زیر صدارت جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم منعقد ہوا - جس میں پرجوش تقریروں کے بعد حکام اور ہندو لیڈروں کو اس ناپاک مضمون کی طرف توجہ دلائی گئی۔

بعض سٹیشنوں سے قادیان تک ریلوے کرایہ

احباب کو بٹالہ قادیان ریلوے کا اجراء مبارک ہو۔ تمام مہمان جلسہ پر قادیان تک سفر ریلوے میں کریں۔ حتی الامکان موٹر وغیرہ کی سواری نہ کی جائے۔ نہ صرف نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر بلکہ تمام ہندوستان کے ریلوے سٹیشنوں پر براہ راست قادیان کا ٹکٹ مل سکے گا۔ پس تمام احباب براہ راست قادیان کے ٹکٹ خریدیں۔ اسٹیشن ماسٹران اور بکنگ کلرکوں پر ذرا زور دے کر بھی ٹکٹ قادیان کے لئے جائیں۔ براہ راست منزل مقصود کا ٹکٹ لینے میں کرایہ کا فائدہ رہتا ہے۔ کیونکہ جتنا لمبا سفر ہو۔ اتنا ہی کرایہ میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ ریلوے کا آرڈر بھی تھرڈ ٹکٹ دینے کا ہے۔ احباب اپنے اپنے سٹیشنوں پر ذرا پہلے آجائیں۔ تاکہ اگر قادیان کا ٹکٹ چھپا ہوا موجود نہ ہو۔ تو بکنگ کلرک ٹکٹ بنا کر بھی دے سکیں۔ امرتسر یا بٹالہ کے ٹکٹ نہ لیں۔ بلکہ قادیان خاص کے ٹکٹ خریدیں۔ ہر اسٹیشن پر فاصلہ کا حساب کر کے ٹکٹ بنایا جا سکتا ہے۔ بٹالہ سے قادیان (دریلوے) ۱۲ - میل ہے۔ مندرجہ ذیل سٹیشنوں کا تھرڈ کلاس کرایہ قادیان تک تقریباً حسب ذیل ہے:-

نام سٹیشنہائے	یکطرفہ تھرڈ کلاس (پائی آنے روپے)	ڈبل واپسی تھرڈ کلاس (پائی آنے روپے)	نام سٹیشن ہائے	یکطرفہ تھرڈ کلاس (پائی آنے روپے)	ڈبل واپسی تھرڈ کلاس (پائی آنے روپے)
بھٹنڈا جنکشن	۲ // ۶ // ۰	۳ // ۰ // ۰	حیدرآباد سندھ	۷ // ۶ // ۰	۹ // ۴ // ۰
دہلی //	۴ // ۴ // ۰	۵ // ۵ // ۰	کوٹ کپورا	۲ // ۱ // ۰	۲ // ۹ // ۰
دہلی شاہدرہ	۴ // ۵ // ۰	۵ // ۶ // ۰	میرٹھ شہر	۴ // ۴ // ۰	۵ // ۵ // ۰
فاضلکا	۲ // ۶ // ۰	۳ // ۰ // ۰	سہارنپور	۳ // ۶ // ۰	۴ // ۴ // ۰
غازی آباد	۴ // ۶ // ۰	۵ // ۸ // ۰	راولپنڈی	۳ // ۸ // ۰	۴ // ۶ // ۰
حصار	۳ // ۸ // ۰	۴ // ۶ // ۰	جہلم	۲ // ۸ // ۰	۳ // ۲ // ۰

وصیتیں

۲۹۰۲ میں محمد حسن ولد مولوی غلام قادر قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۶ء ساکن ملسیان ضلع جالندھر حال مقیم فیروزپور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ر جولائی ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان پختہ دوکان دو منزلہ قیمتی قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ واقعہ شہر فیروزپور قصوری دروازے نیز ایک مکان خام قیمتی قریباً صمار ہے جو ملسیان میں ہے اور اراضی ۲ کنال واسطے تعمیر مکان محلہ دارالرحمت قادیان میں بنام برادر خورد ماسٹر محمد علی اظہر ہے۔ مکان واقعہ ملسیان اور اراضی واقعہ محلہ دارالرحمت ہر دو میں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ہے روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

العبد:۔ خاکسار محمد حسن بقلم خود گواہ شد:۔ خاکسار علی محمد کلارک ملٹری اکونٹس فیروزپور۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک فیروزپور آرسنل

۲۹۰۷ میں محمد مبارک ولد پیر بخش قوم کلھوڑہ عباسی مبلغ سندھ عمر ۳۰ سال بیعت اپریل ۱۹۲۶ء ساکن صوبو ڈیرہ ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ر اگست ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے ماہوار آمد ۸۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام العبد خاکسار محمد مبارک احمدی مبلغ سندھ گواہ شد میر امام بخش خاں سکرٹری انجمن احمدیہ صوبو ڈیرہ گواہ شد۔ محمد ابراہیم قوم کلھوڑہ عباسی ساکن صوبو ڈیرہ

۲۴۷۲ ۱۹۲۶ء میں امۃ السلام زوجہ سید محمود احمد عمر ۲۰ سال بیعت ۲۱ مارچ ساکن مولانورانی تحصیل وضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ر اگست ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی مار مہر مار میزان کل ۱۰۰۰

العبد:۔ امۃ السلام زوجہ سید محمود احمد گواہ شد:۔ سید محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ عبدالعزیز ولد میراں بخش لنگرہ ضلع جالندھر بقلم خود

۲۹۳۰ میں فضل بی بی بنت مرزا عنایت علی قوم مغل عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت زمانہ حضرت مسیح موعودؑ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ر ستمبر ۱۹۲۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں نے اپنی موجودہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۸ عہ داخل خزانہ کردئے ہیں۔ علاوہ اس کے میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵ عہ کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط گواہ شد:۔ افتخار احمد گواہ شد:۔ خلیل احمد العبد:۔ نشان انگوٹھا فضل بی بی۔ گواہ شد عبدالرحیم کارکن امور عامہ

۲۷۶۸ میں سعیدہ بیگم زوجہ بابو وزیر محمد قوم راجپوت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ لاہور تحصیل وضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور مالیتی مبلغ سات سو روپیہ کا ہے۔ حق مہر پانچ سو روپیہ ہے۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ عائد ہوگا۔ المرقوم ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء۔ العبد:۔ سعیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ وزیر محمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ ظفر اسلام برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد علی اللہ

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

وصیتیں

۲۹۲۶ میں عصمت اللہ ولد میاں نظام الدین قوم راجپوت چند عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن گجرات ڈاکخانہ تحصیل و ضلع گجرات حال بائل گنج ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ موری دروازہ گجرات ہے جس کی قیمت کا اندازہ آٹھ سو روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بعد وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ ۳۔ اگر میری وفات پر میری جائداد کوئی مزید ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد: عصمت اللہ بقلم خود موصی بائل گنج ضلع منٹگمری گواہ شد: ڈاکٹر محمد اشرف پسر میاں عصمت اللہ گواہ شد: بقلم خود احمد خاں والد ابراہیم سکنہ بائل گنج ضلع منٹگمری ؛

۲۹۱۴ میں چراغ بی بی زوجہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۵۰ سال ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ستمبر بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ۱۔ آٹھواں حصہ از مکان مملوکہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم قیمتی تخمیناً ایک ہزار روپیہ (۲) زیورات طلائی قیمتی تخمیناً پانچسو روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ اور نہ ہی میری کوئی مستقل آمدنی ہے۔ لیکن میں اپنے گزارہ سے دسواں حصہ عہ ماہوار بطور حصہ آمد بھی ادا کرتی رہونگی۔ میری اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور یہ بھی بحق انجمن مذکور وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جاویگا۔ اس وصیت کے ساتھ میں مبلغ ۳۰۰ روپیہ نقد بطور قیمت حصہ جائداد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ فقط والسلام خاکسار چراغ بی بی ۱۷ ستمبر ۱۹۲۸ء گواہ شد: ڈاکٹر قاضی محمد منیر سیکرٹری انجمن احمدیہ امرتسر۔ گواہ شد: چوہدری اللہ بخش وزیر ہند پریس امرتسر

۲۹۳۷ میں نصرت جہاں بیگم زوجہ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب قوم قریشی عمر ۲۸ سال ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی پانچسو روپے مہر دو سو روپیہ کل سات سو روپیہ ہے۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۸ء۔ العبد: نصرت جہاں بیگم۔ گواہ شد: ڈاکٹر قاضی محمد منیر خاوند موصیہ گواہ شد: عبدالحمید پلیڈر

۲۹۳۵ میں رابعہ بی بی زوجہ محمد عبداللہ قوم جٹ رانجھ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر ما۔ اور زیور طلائی عہ کا ہے۔ میں اپنی اس موجودہ جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط کاتب الحروف کرم الٰہی کرم پوری العبد: رابعہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد: کرم الٰہی سکرٹری وصایا عال وارد قادیان گواہ شد: عبیداللہ بقاپوری بقلم خود ملازم حکیم محمد عمر صاحب قادیان

۲۹۱۶ میں غلام فاطمہ بنت رانجھ خاں قوم راجپوت ساکن امرتسر ڈاکخانہ امرتسر تحصیل و ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف زیور اور کپڑے قیمتی ۱۳۲ روپیہ کے ہیں۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں نیز میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۱۴ اپریل ۱۹۲۸ء غلام فاطمہ موصیہ۔ گواہ شد: خاکسار بہادل شاہ احمدی بقلم خود مدرس ایم۔ بی سکول کٹڑہ حکیماں امرتسر گواہ شد: اللہ بخش احمدی برادر موصیہ بقلم خود

۲۹۱۹ :۔ میں برکت علی ولد محمد فاضل قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۵۵ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۱ء ساکن بستی شیخ درویش ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان محلہ دارالرحمت قادیان قیمتی ۳۰۰۰ روپیہ (۲) مکان رہن بابو فیروز دین والا واقعہ قادیان مشترکہ با اہلیہ خود بحصہ برابر۔ میرے حصہ کی قیمت ۹۰۰ روپے (۳) زمین محلہ دارالرحمت قادیان یک کنال قیمت ۲۵۰ روپے (۴) مکان جدی بستی شیخ جالندھر مشترکہ با برادر کلاں خود میرا حصہ قیمتی قریباً ۱۰۰۰ روپے۔ (۵) زمین زراعتی رہن قادیان ۴۰۰۰ روپے۔ (۶) پراویڈنٹ فنڈ و نقد قریباً ۴۰۰۰ روپے جس کی کل قیمت موجودہ حالت میں اندازاً ۱۳۱۵۰ روپے ہے۔ میرا گزارہ اس جائداد کے علاوہ آمد پر بھی ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط (دستخط صاحب) برکت علی بقلم خود ملازم دفتر ڈی۔ جی۔ آئی۔ ایم ایس شملہ گواہ شد عبداللہ خاں چیمہ احمدی بی اے۔ ساکن موضع چلیکے ضلع سیالکوٹ حال وارد شملہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء۔ گواہ شد۔ محمد شریف احمدی ساکن لھا گو بھٹی۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال وارد شملہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء

۲۶۹۷ :۔ میں شجاعت علی ولد شیخ سعدی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر قریباً ۳۰ سال بیعت اپریل ۱۹۲۶ء ساکن موضع مرڈی تحصیل سنگرور ریاست جنیدبقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سردست میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ والد مدظلہ کا سایہ بفضل خدا اتم سر پر ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو آج کل مبلغ ۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہ جنوری ۱۹۲۸ء سے اس پر عمل جاری ہوگا۔ فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۲۷ء۔ العبد محمد شجاعت علی احمدی موصی بقلم خود حال مقیم ۶ کٹوا کموئی میں۔ ڈاکخانہ بھوانی پور کلکتہ۔ گواہ شد ابوطاہر محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ گواہ شد محمد عبدالحفیظ۔ گواہ شد ابوالفتح محمد عبدالقادر۔ گواہ شد دوست محمد۔

۲۹۲۲ :۔ میں زینب زوجہ عبدالحی قوم شیخ پیشہ ۔ عمر اکیس سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن سیالکوٹ شہر ڈاکخانہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ انجمن مذکور قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ زیورات معہ حق مہر ۸۶۵ روپے ہیں۔ فقط خاکسارہ زینب زوجہ عبدالحی۔ احمدی حال سکنہ جنیجا مشرقی افریقہ۔ گواہ شد خاکسار عبدالحی احمدی عفی عنہ خاوند موصیہ گواہ شد فضلدین احمدی امیر جماعت احمدیہ

۲۹۱۸ :۔ میں علی محمد ولد اللہ بخش خاں احمدی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی بزدار تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار تنخواہ ۳۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط۔ العبد علی محمد مدرس مڈل سکول تنکانی بقلم خود گواہ شد۔ شیخ محمد بقلم خود برادر کلاں حقیقی۔ گواہ شد شیر محمد خاں احمدی نمبردار موضع بستی بزدار بقلم خود

احباب کرام کیلئے نئے سال کے نئے نئے علمی و روحانی تحفے!

خود بھی پڑھیئے اور دوسروں کو بھی پڑھایئے

تقریر جلسہ ۱۹۲۷ء

یہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ بیش بہا اور نصائح سے پر تقریر ہے۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کے پہلے دن فرمائی۔ اپنے آقا و مولا کے کلمات طیبات کو حرز جان بنانے والوں اور ان کو دوسروں تک پہنچا کر ثواب حاصل کرنے والے دوستوں کے لئے اسے کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

قیمت صرف چار آنے (۴ر)

حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ معرکتہ الآرا تقریر ہے۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کو دوسرے دن فرمائی۔ اور جس کی اشاعت کیلئے احباب ایک سال سے تقاضا فرما رہے تھے۔ اب بہت بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے۔ امید ہے۔ دوست اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر احمدیوں میں تقسیم کرینگے۔ کیونکہ اسی میں اس مہتم بالشان سوال کا مکمل طور پر جواب دیا گیا ہے جو عام طور پر مختلف پیرایوں میں غیروں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا میں آکر کیا کیا؟ اگر اس حقائق سے مالامال تقریر کو غیروں تک پہنچا دیا جائے۔ تو پھر قطعی ناممکن ہے۔ کہ وہ اس سوال کا تسکین بخش جواب سن کر صداقت کے آگے سر تسلیم خم نہ کریں۔

دوستو! یہی وہ چیز ہے۔ جسے ملک میں کثرت کیساتھ پھیلا دینا چاہیئے۔ پھر دیکھنا کس قدر شاندار نتائج نکلتے ہیں۔

حجم تقریباً ۱۴۴ صفحات سائز ۲۰×۲۶ ولائتی کاغذ کی قیمت فی نسخہ ۶ر مگر تقسیم کرنے والوں کو ۵ روپیہ سینکڑہ اور دیسی کاغذ کی قیمت ۴ر مگر تقسیم کرنے والوں کو ۵ر ۸ روپیہ سینکڑہ جو لاگت ہی کے قریب ہے۔

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء

پچھلے سالوں میں بھی مجلس مشاورت کی رپورٹیں چھپتی رہی ہیں۔ مگر اب کے جو رپورٹ چھپ رہی ہے۔ وہ ان سے کہیں زیادہ مکمل اور ضخیم ہے۔ اس دفعہ اس میں قادیان کے ہر ایک صیغہ کی الگ الگ کارگذاری بھی دکھائی گئی ہے تا کہ احباب جماعت کو معلوم ہو۔ کہ مرکز میں کیا کیا کام ہوتے ہیں۔ یہ قابل فخر چیز دوسروں کو بھی دکھانی چاہیئے۔ حجم تقریباً ساڑھے تین سو صفحہ مگر قیمت صرف (۱۲ر)

دوسرا حصہ
برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول

اس کتاب کا پہلا حصہ ۱۷ر جون کے موقعہ پر ہی بک گیا تھا۔ اب اس کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں پہلے سے بھی زیادہ شاندار مضامین اور نظمیں حضرت نبی کریم صلعم کی شان عالی میں جمع کی گئی ہیں۔ اور وہ بھی مصنف کی سب عیسائیوں ہندوؤں سکھوں اور آریہ سماجیوں کی جن کی کل تعداد باسٹھ ہے۔ ممکن نہیں کہ غیر مسلم اسے پڑھیں اور آقائے دو جہان کے مدح خواں نہ ہوں۔ حجم ۱۰۰ صفحہ

قیمت صرف ۵ر

۱۷ر جون کو
ہندو اور سکھ اصحاب کے لیکچر

یہ وہ مجموعہ تقاریر ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر ملک کے مختلف سر برآوردہ ہندو جینی اور سکھ اصحاب نے ۱۷ر جون کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بے نظیر قربانیوں اور عدیم المثال احسانات پر فرمائیں۔ یہ ایسی بیش بہا چیز ہے۔ کہ دوست اسے کثرت سے خریدیں۔ اور نہ صرف خود پڑھیں گے۔ بلکہ غیر مسلموں کو بھی پڑھائیں گے۔

قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ۔ بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

پہلی بار چھپ رہے ہیں
تردید آریہ سماج میں دو نئے ٹریکٹ

ان میں آریہ سماج ہی کی مسلم اور مستند کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ وید ہرگز ایسی کتاب نہیں۔ جو دنیا کی ہدایت و رہنمائی کر سکے۔ کیونکہ یہ تو انسانی سمجھ اور فہم سے ہی قطعی بالا ہے۔ چہ جائیکہ اسے پڑھکر کوئی عمل کر سکے۔ یہ بالکل نیا مضمون اور نئی تحقیق ہے۔ احباب ضرور خریدیں اور پڑھیں۔ حجم ہر دو حصص ۳۲ صفحہ

قیمت ۱ر اور ۸ سینکڑہ

دوسری دفعہ طبع ہو گا
دنیا کا محسن

یہی وہ بے نظیر اور اپنے طرز کی پہلی تقریر ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۷ر جون کو آنحضرت صلعم کی پاک زندگی۔ بلند پایہ اخلاق اور عدیم المثال احسانات پر نہایت ہی پر تاثیر رنگ میں فرمائی تھی۔ جو پہلی بار پانچ ہزار چھپوانے کے باوجود ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ اب اسے حضور کی نظر ثانی کے بعد دوستوں کے پیہم تقاضوں پر دوسری مرتبہ پہلے سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے قیمت فی نسخہ ۴ر مگر تقسیم کرنے والوں کو پندرہ روپیہ سینکڑہ میں ملے گی۔

تیسری مرتبہ شائع ہو رہا ہے
مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ

یہ وہ مہتم بالشان مضمون ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مسلمانوں کو نہرو رپورٹ کے مہلک اثرات سے بچانے کیلئے رقم فرمایا۔ یہ پہلی دفعہ الفضل میں چھپا۔ پھر دوسری بار اڑھائی ہزار کی تعداد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ مگر چونکہ وہ چھپنے کے ساتھ ہی فروخت ہو گیا۔ اس لئے دوستوں کی مزید فرمائشات پوری کرنے کیلئے تیسری بار چھپوایا جا رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی اس بیش بہا ضروری مضمون کو نہیں منگوایا۔ جلد اپنی فرمائشیں بھیجدیں۔ فی نسخہ ۴ر مگر ۴ سینکڑہ اور ۵ر

چوتھا ایڈیشن نکلے گا
کشتی نوح

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاکیزہ تعلیم پر مشتمل تصنیف ہے۔ جو کئی ماہ ہو گئے ختم ہو چکی تھی۔ مگر چونکہ اس کی مانگ بدستور جاری رہی۔ اس لئے اعلیٰ کاغذ بہترین لکھائی اور دیدہ زیب چھپائی سے مزین کر کے چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے۔ اپنے آقا و مولا کی اس لطیف و پاکیزہ تصنیف کو خرید کر غیروں میں بھی تقسیم کیجئے۔ تا کہ انہیں حضور پر نور کی تعلیم کا علم ہو۔ اور آئندہ بیہودہ اعتراض کرنے سے پرہیز کریں۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان ریلوے لائن انشاء اللہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء سے کھل جائیگی۔ اسوقت تک اسی خیال سے سکنی اراضی کی فروخت روک رکھی تھی۔ کہ ریلوے لائن کھل جائیگی۔ تو اسوقت کے حالات کے ماتحت نئے نقشے بناکر اور نئی شرح طے کرکے قطعات کی فروخت کا اعلان کیا جائیگا۔ سو اب احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے اسٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی اور اندر کی طرف بھی قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کردی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کیجاسکتی ہے۔ بڑی سڑک یعنی ریلوے روڈ (جو محلہ دارالبرکات و دارالفضل کے درمیان واقعہ ہے) کے اوپر دو کنال سے کم زمین نہیں دی جائیگی۔ اور اندر کی طرف جہاں باقاعدہ راستے چھوڑے گئے ہیں۔ ایک کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ اور قیمت مقررہ میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی قیمت بالاقساط وصول کی جائیگی۔ خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں ⁂

خاکسار: میرزا بشیر احمد قادیان پنجاب

نوٹس نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۹۲۸ء

اگر بروقت منظوری حاصل ہوگئی۔ تو بٹالہ قادیان سیکشن پبلک ٹریفک اور ان کے اسباب کے لئے ۲۰ دسمبر سے کھل جائیگا۔ اور اسی تاریخ سے تین مسافر گاڑیاں ہر طرف سے بٹالہ اور قادیان کے درمیان چلنی شروع ہو جائینگی۔ جن میں سے دو براہ راست امرتسر اور قادیان کے درمیان چلا کرینگی۔ تقسیم اوقات حسب ذیل ہے ⁂

ڈاؤن گاڑیاں پسنجر ٹرین		شٹل	پسنجر ٹرین	نام سٹیشن	اپ گاڑیاں شٹل	پسنجر ٹرین		پسنجر ٹرین
روانگی	۴ - ۰		۱۵ - ۴۲	امرت سر		وردو	۱۴ - ۱۹	۲۰ - ۲۵
وردو	۴ - ۱۴		۱۵ - ۵۷	ویرکا جنکشن		روانگی	۱۴ - ۵	۲۰ - ۱۱
روانگی	۴ - ۱۷		۱۶ - ۱			وردو	۱۴ - ۲	۲۰ - ۹
وردو	۵ - ۱۰		۱۶ ۵۵	بٹالہ جنکشن	۸ - ۱۲	روانگی	۱۳ - ۹	۱۹ - ۴۴
روانگی	۵ - ۴۰	۱۰ - ۵۵	۱۷ ۱۲			وردو	۱۲ - ۵۹	۱۹ - ۱۴
وردو	۶ - ۳۵	۱۱ - ۴۷	۱۸ - ۴	قادیان	۷ - ۲۰	روانگی	۱۲ - ۷	۱۸ - ۴۴

ان گاڑیوں کے اجرا کے نتیجہ میں ۔۔۔ ڈاؤن پسنجر ٹرین ۔۔۔ ۲۰ منٹ کی بجائے ۱۸ - ۱۵ منٹ پر چلا کریگی۔ اور بٹالہ ۱۹ - ۱۹ منٹ پر پہونچکر اپنے اصلی وقت کے مطابق ہوجایا کریگی ⁂

دستخط: سی۔ ایس۔ ایم۔ سی۔ واٹسن لفٹنٹ کرنل
آر۔ ای چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ہیڈ کوارٹرز۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور
۱۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

گاڑیوں کے اوقات کی تشریح

گاڑیاں انشاء اللہ ۲۰ دسمبر سے امرتسر اور قادیان کے درمیان چلنا شروع ہوجائیں گی۔ ریلوے والوں کی طرف سے جو نوٹس شائع ہورہا ہے۔ اس میں محکمانہ منظوری کا ذکر ہے۔ جو انشاء اللہ ضرور مل جائیگی۔ گاڑیوں کے اوقات یہ ہیں:-

پہلی گاڑی امرتسر سے ۴ بجے سحری کے قریب چلیگی جو ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر صبح قادیان پہونچیگی۔

دوسری گاڑی دس بجکر ۵۵ منٹ قبل از دوپہر بٹالہ سے چلیگی۔ اور گیارہ بجکر ۴۷ منٹ پر قادیان پہونچیگی۔

امرتسر سے جو گاڑیاں پٹھانکوٹ لائن پر جاتی ہیں۔ اور جن پر قادیان آنے والے اصحاب پہلے آیا کرتے تھے۔ ان میں سے جو گاڑی گیارہ بجے قبل دوپہر بٹالہ پہونچیگی۔ اس پر آنے والے اصحاب بٹالہ سے قادیان آنے والی گاڑی پر سوار ہوسکتے ہیں۔

تیسری گاڑی ۳ بجکر ۴۲ منٹ پر بعد دوپہر امرتسر سے روانہ ہوگی۔ اور ۶ بج کر ۴ منٹ شام قادیان پہونچیگی ⁂

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

قابلِ توجّہ احباب جماعت احمدیّہ

برادران! السلام علیکم۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اُنیس[19] تاریخ شام سے ریل گاڑی چلنی شروع ہو جائیگی اور سفر کی پہلی تکلیفات کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاتمہ ہو جائے گا۔ پس میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے احباب غیر احمدی صاحبان اور غیر مبایعین صاحبان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ساتھ لانے کی کوشش کرینگے۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہُوں۔ جس پر اگر جلسہ پر آنے والے اصحاب میں سے پانچ فیصدی دوست بھی عمل کر سکیں۔ تو انشاء اللہ بہُت ہی کامیابی کی اُمید ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ ہر اِک احمدی کوشش کرے۔ کہ ایک سمجھدار آدمی کو جو کم سے کم اس کے برابر تعلیم یا وجاہت و عزّت رکھتا ہو۔ اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرے۔ اور راستہ میں بھی دعاؤں اور اخلاص کے ساتھ اسے تبلیغ کرتا آئے۔ اور یہاں بھی اس کا خاص خیال رکھے۔ اس طرح اُمید ہے۔ کہ سینکڑوں اور ہزاروں نئے آدمیوں کو جو ہر طبقہ کے ہونگے۔ تبلیغ ہو جائیگی میں خصوصاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ دہلی۔ انبالہ۔ جہلم۔ گجرات۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان مظفر گڈھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ لائلپور۔ سرگودہ۔ منٹگمری۔ جموں۔ فیروزپور۔ شیخوپورہ۔ جھنگ۔ پٹیالہ اور کپورتھلہ کی شہری جماعتوں کو اس طرف توجّہ دلاتا ہُوں۔ خصوصاً جماعتوں کے امیروں اور دوسرے عہدہ داروں کو۔ میں امید کرتا ہُوں۔ کہ اس اعلان کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا مددگار ہو۔ یہ اعلان جماعتوں کے نام نہیں ہے۔ بلکہ امیر سے لے کر نیچے تک کے ہر اِک فرد کے نام ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کا خیال ہر اِک فرد کو ذاتی طور پر ہونا چاہیئے ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ والسلام

خاکسار

میرزا محمود احمد (امام جماعت احمدیہ)

۱۶۔ دسمبر ۱۹۲۸ء

حضرت حافظ حکیم مولنا نورالدین رضی اللہ عنہ
کی
اصلی طبی بیاض

آج ہم خدا کے فضل وکرم سے اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار کو یہ مژدہ جانفزا سنائیں۔ کہ اصلی بیاض حکیم الامتہ نورالدین رضی اللہ عنہ جس کے لئے احباب مدت سے چشم براہ تھے۔ اس کا پہلا حصہ طبع ہو کر تیار ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا اور چونکہ حضرت حکیم الامتہ کا طرز تحریر خاص تھا۔ اس لئے اس کو زیادہ عام فہم اور مفید بنانے کیلئے جناب مولانا حکیم عبید اللہ صاحب بسمل جیسے لائق طبیب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اور انہوں نے نہایت ضروری حواشی لکھے ہیں۔ قیمت اس خیال سے کم رکھی گئی ہیں۔ کہ سب لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت بے جلد دو روپے آٹھ آنہ (عہ) مجلد تین روپے (تے) جسمیں حکیم الامتہ کی تصویر بھی ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے ہوں۔ قادیان میں خرید سکینگے۔ اور جو احباب بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں۔ اطلاع دیں ؁

عبد السلام عمر خلف اکبر حضرت خلیفہ اوّل رض دفتر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان

مکمل نماز مترجم آسان طرز پر جیبی تقطیع

جو بار دوم نہایت خوبصورت طرز پر مفصل تیار کی گئی ہے۔ علاوہ نماز کی تفصیل کے خطبہ جمعہ خطبہ نکاح۔ دعائے استخارہ ضروری دعائیں۔ ضروری ہدایات ضروری احتیاطیں وغیرہ جملہ اہم امور اسمیں درج ہیں اوپر سے مجلد سنہری کیگئی ہے قیمت ۱۰ ایک روپیہ کے ۱۲

سالانہ جلسہ پر ریل قادیان
کی وجہ سے سفر خرچ میں بچت کا بہترین نعم البدل

ادعیۃ الاحادیث

احادیث میں روزمرہ کے امور کے متعلق کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے اور دیگر ضروری حاجات کے متعلق تمام تیر بہدف دعائیں آسان طرز پر مع ترجمہ مرتب کی گئی ہیں۔ مجلد سنہری قیمت ۲ر

درثمین اردو معہ فوٹو

سنہری مجلد اور رنگدار چھپائی ولایتی کاغذ پر احباب کی مدتوں کی خواہش پوری ہو گئی۔ پیارے مسیح کا پیارا کلام پہلی مرتبہ اس شان اور خوبصورتی سے شائع ہوا ہے۔ ہر صفحہ پر سرخ رنگ کی بیل۔ ضروری الفاظ سرخ رنگ کے۔ اشعار کے درمیانی لکیریں سرخ رنگ کی اعلیٰ درجہ کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوبصورت طرز پر مزین کیگئی ہیں آجتک درثمین تو کیا سلسلہ کی کوئی کتاب اس شان سے نہیں شائع ہوئی۔ قیمت مجلد سنہری عہ یہ خوبصورت تحفہ ہر دوست کے پاس ہونا چاہیئے ؁

مکمل احمدیہ پاکٹ بک

کا چوتھا ایڈیشن جسمیں علاوہ سابقہ مضامین کے مولوی ثناء اللہ امرتسری و مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی اور حکم الہٰی کے متعلق بیسیوں دلائل اور حوالجات کا بیش بہا اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے سے صفحات ایک سو زیادہ کئے گئے ہیں پہلے مضامین اور حوالجات وغیرہ کی مناسب ترمیم و تنسیخ اور صحت کی گئی ہے۔ یہ پاکٹ بک ایک طرح احمدیہ لٹریچر کا لطیف نچوڑ ہے۔ پاکٹ بک کو جیب میں رکھکر کوئی احمدی کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ قیمت بجائے عہ کے صرف ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔

لیکچر مہوتسو اصول اسلام کی فلاسفی جیبی تقطیع پر

جو قریباً پچیس ۲۵ سال کے بعد پھر اس چھوٹی خوبصورت تقطیع پر شائع ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ مشہور اور مقبول عام لیکچر مزید کسی تعارف کا محتاج نہیں تبلیغی میدان میں یہ نہایت کاری حربہ ثابت ہوئی ہے۔ مجلد سنہری قیمت صرف ۸ر بےجلد ۵ر

احسانات مسیح موعودؑ

حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کا مشہور لیکچر تبلیغی سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ار بغرض تقسیم ۲۵ عدد ۱ روپیہ

پیارا نبی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا دلایت والا لیکچر بار سوم موزوں تقطیع پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت پہلے ۳ر تھی اب ۲ر ہے۔ روپیہ کے بارہ عدد

ادعیۃ القرآن

قرآن کی تمام دعائیں مع ترجمہ آسان طرز پر اور جیبی تقطیع پر چھپوا کر شائع کی گئی ہیں۔ مجلد سنہری قیمت صرف ۱ہر روپیہ کے بارہ عدد

اس کے علاوہ تمام نئی اور پرانی کتب اور قرآن مجید حمائل شریف اور قاعدے پتہ ذیل سے ارزاں نرخ پر مل سکیں گے ؁

کتاب گھر قادیان

اعلان ضروری

احباب نوٹ کرلیں۔ کہ احمدیہ دواگھر جلسہ کے ایام میں ۲۴ گھنٹے کھلا رہیگا۔ اور ہماری مشہور عالم دوائیں "حب حمل" اور "موٹاپا دور کرنے کی دوا" کے علاوہ سر سے پاؤں تک تمام امراض خواہ وہ مردوں کے متعلق ہوں یا عورتوں کے متعلق ہوں۔ مکمل دوائیں جو سریع التاثیر اور تیر بہدف انشاء اللہ ہونگی۔ ملینگی۔ ضرور آزمائیں جو دوست اپنے متعلق یا گھر کے متعلق کسی قسم کی تیر بہدف دوا چاہیں وہ ضرور تشریف لائیں ؁

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

خدا کی نعمت

نرینہ اولاد

۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر پہلے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے۔ کیونکہ ۱۹۰۴ء سے میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا "میاں تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے" میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپکی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالےٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔

قیمت چھ روپے آٹھ آنے (۶۸/)

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

خوشخبری

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کیساتھ

میں یہ خوشخبری ان اصحاب کو دیتا ہوں۔ جو دیر سے مرض بواسیر میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر اور حکیموں کے ہاتھوں سے لا علاج اور صحت سے نا امید ہو چکے ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر قسم کی مرض بواسیر کا علاج بغیر اپریشن کر سکتا ہوں۔ سو جو اصحاب علاج کرانا چاہیں۔ جلد میرے پتہ پر جوابی کارڈ تحریر کر کے پوری تحقیقات کریں ؞

نوٹ:۔ فیس دوائی کی قیمت بعد از صحت لی جائیگی

خاکسار

حکیم لقاء محمد احمدی موضع بیر سیال ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر

جلسہ پر گھڑیاں

ملنے کا وقت ہے

ہماری دلی خواہش یہ ہے۔ کہ احباب اچھی گھڑیاں خریدیں۔ جن کی قیمت کم از کم دس روپے ہو۔ تاکہ عرصہ دراز تک ان کے آرام اور ہماری نیک نامی کا باعث ہو۔ علاوہ گھڑیوں کے بجلی کی روشنی کے پاکٹ لیمپ بھی مل سکیں گے۔ نوٹ:۔ احباب بگڑی ہوئی گھڑیاں دکھلا دیں۔ اور اصلاح شدہ یاد کر کے ہم سے لے لیں ؞

المشتہر۔ حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

ایک نادر موقعہ

انجمن کی کوٹھی واقعہ دارالعلوم کے مشرق میں ایک ۱۴ کنال کا رقبہ برائے فروخت ہے۔ وہ سڑک جو کہ بورڈنگ کے پیچھے سے گزرتی ہے۔ اس پر واقعہ ہے۔ مسجد نور ایک منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ ہائی سکول کے احاطہ کا جز ہے۔ اس لئے باغ انجمن سے مالک اراضی بلا کسی معاوضہ کے مستفیض ہو سکتا ہے۔ اور کنواں انجمن کا ہے۔ پانی پینے کا حق ہوگا۔ ریل کے آنے جانے کا نظارہ بھی عین سامنے ہوگا۔ قیمت فی مرلہ ۵ اکٹھا لینے والے کے ساتھ کچھ رعایت ہوگی ؞ خاکسار محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ قادیان

برادران

اس دفعہ میں کوئی چار روپے سے لیکر بیس روپے تک کی شالیں کمبل اگربتی وغیرہ جلسہ پر لاؤں گا۔ ایام جلسہ میں نماز فجر کے بعد سے ساڑھے آٹھ بجے تک اور جلسہ کے ایک روز قبل اور ایک روز بعد تمام دن آپ احمدیہ چوک میں خرید فرما سکتے ہیں۔ دام نسبتاً کم ہوں گے ؞ **خواجہ محمد اسمٰعیل احمدی امرت سر**

جلسہ پر اعلیٰ درجہ کے زیور تیار لیں

میں نے کچھ عرصہ باہر رہنے کے بعد اب قادیان میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ جو دوست کسی قسم کا کوئی زیور چاندی یا سونے کا جلسہ تک تیار کرانا چاہیں۔ تو مطلع فرمائیں۔ جلسہ تک تیار کر دیا جائیگا۔ پچاس روپے سے زائد مالیت کے زیور کے لئے کم از کم پانچ روپے بیعانہ آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیا جائے۔ جلسہ پر اور کئی قسم کے زیور تیار کئے جائیں گے۔ خواہشمند دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ چاندی سونے کے پرانے زیور خریدے جا سکتے ہیں۔

احمد دین شمس الدین زرگر قادیان

موٹر کار کے بوٹ

ہزاروں میل چلنے کے بعد بھی نہیں گھستے۔ اس لئے ہم نے موٹر کار کے ٹائر کے بوٹ بنوائے ہیں جو بازار سے نسبتاً ارزاں اور بہت مضبوط ہیں۔ کاغذ یا گتا وغیرہ کے تلے میں ہرگز ملاوٹ نہیں ہے۔ سال بھر سے زیادہ کی گارنٹی ہمارے بوٹوں کی ہے۔ ایک دفعہ منگوا کر ہمارے قول کی تصدیق کر لیجئے۔ فل بوٹ ۶ شوز ۵ ہیجر ۴ گورگابی فل سکیپر ۳

المشتہر

دفتر رسالہ دستکاری چاندنی چوک دہلی

نام سٹیشن ہائے	معمولی کرایہ روپے	آنے	ویکلی واپسی کرایہ روپے	آنے
لالہ موسیٰ	۲	۴	۲	۱۳
بھیرہ	۳	۱	۳	۱۳
ملکوال	۲	۱۲	۳	۸
گجرات	۲	۱	۲	۹
گوجرانوالہ	۱	۱۱	۲	۲
وزیر آباد جنکشن	۱	۱۵	۲	۷
سیالکوٹ	۲	۵	۲	۱۴
نارووال	۱	۱۴	۲	۶
ڈیرہ بابا نانک	۱	۱	۱	۵
لائل پور	۲	۵	۲	۱۴
گوجرا	۲	۱۲	۳	۷
لاہور	۱	۳	۱	۸
امرت سر	۰	۱۱	۰	۱۵
بٹالہ	۰	۴	۰	۶
جالندھر	۱	۶	۱	۱۲
ہوشیارپور	۱	۱۲	۲	۳
پھلور	۱	۱۲	۲	۳
پھگواڑہ	۱	۹	۱	۱۵
لدھیانہ	۱	۱۳	۲	۴
پٹیالہ	۲	۱۲	۳	۷
انبالہ	۲	۱۲	۳	۷
پٹی	۱	۱	۱	۵
قصور	۱	۷	۱	۱۳
گورداسپور	۰	[illegible]	۰	۱۳
سوہل	۰	۸	۰	۱۲
فیروزپور	۱	۱۰	۲	۱
پاک پٹن	۲	۹	۳	۳
اوکاڑہ	۲	۳	۲	۱۳
منٹگمری	۲	۸	۳	۲
ملتان شہر	۳	۱۴	۴	۱۴
لودھراں	۴	۳	۵	۴
بہاول پور	۴	۴	۵	۵
روہڑی	۵	۱۵	۷	۷
سکھر	۶	۰	۷	۸
کوئٹہ	۷	۱۳	۹	۱۲
لاڑکانہ	۶	۶	۸	۰
خیرپور میر	۶	۱	۶	۹
کوٹڑی	۷	[illegible]	۹	۵
کراچی	۸	۴	۱۰	۵

نوٹ:۔ اگر ویکلی واپسی سے فائدہ نہ اُٹھایا جاسکے۔ تو معمولی کرسس کنسشن سے کم از کم تھرڈ کلاس کے ایسے مسافر تو ضرور

فائدہ اٹھائیں۔ جن کا سفر ۸۰ میل سے زائد ہے۔ یا ایک طرفہ کرایہ ایک روپیہ سات آنے سے زیادہ ہے۔ ایک طرف کا پورا اور واپسی کا ¾ حصہ کرایہ ادا کرنے سے واپسی ٹکٹ مل سکتا ہے۔ یعنی اگر ایک طرف کا کرایہ ۲ روپے ہے۔ تو واپسی ٹکٹ بجائے ۴ روپے کے تین روپے آٹھ آنے (۸/۳) کو مل سکتا ہے۔ انٹر کا ٹکٹ ایک طرف کا پورا اور واپسی کا نصف کرایہ ادا کرنے پر یعنی اگر ۲ روپے آٹھ آنے انٹر کا ایک طرف کا کرایہ ہے۔ تو بجائے ۵ روپے کے ۳ روپے ۱۲ آنے میں واپسی انٹر ٹکٹ مل سکتا ہے۔ مفصل اسٹیشن ماسٹر سے دریافت کریں +

محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان

ایک نہائیت ضروری اعلان

اس سال قادیان کے اردگرد کسیر بالکل نہیں ہوئی۔ اس لئے میں اس بارہ میں سخت متشوش ہوں۔ آخرالحیل میں نے منشی قائم علی صاحب پٹواری کو قادیان سے ضلع گوجرانوالہ میں بھیجا ہے۔ کہ وہ وہاں سے پرالی اکٹھی کرواکر کم سے کم چار گاڑیاں ریل کی بھرواکر ۲۱۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان لے آئیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ضلع گوجرانوالہ کی ہر انجمن بلکہ ہر احمدی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمہ تن متوجہ ہو کر منشی صاحب کی مدد کریں۔ اور ایسی کوشش کریں۔ کہ کم سے کم چار گاڑیاں پرالی کی ۲۱۔ دسمبر کو قادیان پہونچ جائیں۔ یہ وہاں کے ہر احمدی کا فرض ہے۔ ورنہ اگر خدانخواستہ ہم کو پرالی نہ مل سکی۔ تو مہمانوں کو سخت تکلیف پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ ضلع گوجرانوالہ کے علاوہ جو علاقے ایسے ہیں۔ کہ وہاں سے پرالی بذریعہ ریل آسکتی ہے۔ وہ فی الفور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ بھی اس اس قدر گاڑیاں بھیج سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری اس مشکل کو محض اپنے فضل وکرم سے دُور فرمائے۔ کہ وُہی ہمارا سہارا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ والسلام۔

سخت تشویش میں دوستوں کی امداد کا منتظر سید محمد اسحاق ناظر ضیافت قادیان دارالامان +

سیاسی مجالس میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کی شمولیت

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ عاجز راقم کلکتہ جارہا ہے تاکہ سیاسی مجلسہائے کانگریس۔ کانونشن۔ لیگ اور کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرے۔ آل پارٹیز کانونشن اور آل انڈیا مسلم لیگ کلکتہ میں ہونے والی ہیں۔ اور ہر دو کی طرف سے دعوت آئی ہوئی ہے۔ اور آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی میں ہونے والی ہے۔ وہاں سے بھی دعوت آئی ہوئی ہے۔ اس لئے عاجز ۔۔ دسمبر قادیان سے روانہ ہوگا۔ اور آئندہ سال واپس ہوگا۔ ایام جلسہ میں عاجز قادیان میں نہ ہوگا اور احباب کی ملاقات سے محروم رہیگا۔ مگر ادائیگی فرض ضروری ہے اور وہ بھی سلسلہ کی خدمت ہے۔ اگر کوئی صاحب باہر سے عاجز کے نام کوئی خط یا پیغام یا کوئی اور میری مطلوبہ چیز لائیں۔ تو وہ میرے دفتر کے کلرک قاضی رشید احمد صاحب کے سپرد کردیں۔ جو محلہ دار الرحمت

کی مسجد کے قریب اپنے مکان میں رہتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست ہے۔ کہ عاجز کے حق میں دعائے خیر کریں۔ کہ سفر بابرکت ہو۔ والسلام

خادم محمد صادق عفا اللہ عنہ

جلسہ سالانہ پر بیعت اور ملاقات کرنے والے احباب کیلئے اطلاع

برادران کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گذشتہ سالانہ اجتماعات کے تجربہ کی بنا پر اور امسال کثرت آمد مہمانان کے خیال سے اب کی دفعہ مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا ہے امید ہے۔ احباب اسے مدنظر رکھیں گے +

اول:۔ چونکہ بعض دوستوں کو ۲۸۔ دسمبر کی رات کو بعض ضروری کاموں کی وجہ سے واپس جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے بجائے ۲۸ کے ۲۷۔ دسمبر کی رات بیعت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ ایک ہی دفعہ بیعت نہ ہوسکنے کی وجہ سے باری باری جماعتوں کی بیعت کرائی جائے گی +

دوم:۔ اس دفعہ خدا کے فضل سے ریل گاڑی طیار ہوگئی ہے اور امید ہے۔ کہ احباب کثرت سے تشریف لائیں گے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ احباب کثرت اژدہام اور قلت وقت کے باعث اطمینان سے ملاقات نہ کرسکیں۔ لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ آتے ہی جلد سے جلد ملاقات کا فارم پُر کرکے دفتر ڈاک میں بھجوادیں۔ تا پہلے ہی انھیں ملاقات کے لئے موقعہ میسر ہوجائے۔ اور اس طرح سے وُہ اطمینان سے ملاقات کرسکیں۔ والسلام

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

قادیان کی پہلی گاڑی کے متعلق اعلان

اس سے پہلے کے اعلانوں میں قادیان آنے والی پہلی گاڑی کے چلنے کی تاریخ ۲۰۔ دسمبر لکھی گئی ہے۔ لیکن آج (۱۶۔ دسمبر) کی تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلی گاڑی بجائے ۲۰۔ دسمبر کے ۱۹۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کو ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر بعد دوپہر امرت سر سے چلے گی۔ پس احباب کی اطلاع کے لئے بروقت اعلان کیا جاتا ہے۔ والسلام۔ خاکسار حشمت اللہ

فاروق کیلئے خاص رعایت

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ ۲۰ دسمبر کو ریل قادیان میں جاری ہوگی اس تقریب کی خوشی میں جو دوست ۳۱ دسمبر کو سالانہ خریداری زر دو خط لکھکر ڈاک میں ڈال دیگے۔ ان کو مندرجہ ذیل دو روپیہ کی کتابیں مفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

مسلمانوں کے قلوب پر تازہ چرکے

بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر "شدھی سماچار" کے ناپاک حملے

اگر فتنہ انگیز آریوں میں کچھ بھی انسانیت اور شرافت ہوتی تو راجپال اور ورتمان کے شرمناک واقعات کے بعد جن پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کوئی ایسی حرکت نہ کرتے۔ جو خواہ مخواہ مسلمانوں کی دلآزاری اور تکلیف دہی کا موجب ہوتی۔ کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک اور آپ کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے لئے کس قدر رنج اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ اور اس سے ان میں کس قدر اضطراب اور ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ آریوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ستانے اور دکھ دینے کے لئے نت نئے سامان فراہم کرتے رہیں گے۔ اور انہیں قطعاً آرام وچین کی زندگی نہیں بسر کرنے دیں گے *

اس سے آریوں کا ایک تو یہ مقصد ہے۔ کہ مسلمانوں کو ایسی باتوں میں الجھا کر اپنی ترقی اور اصلاح کے کاموں سے ہٹا دیں اور دوسرا یہ کہ مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کر کے انہیں ایسے افعال کے ارتکاب پر مجبور کر دیں۔ جن کی وجہ سے وہ قانون کی زد میں آ کر قید خانوں میں ٹھونسے جائیں۔ اور حکام کے نزدیک فسادی ٹھہریں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ راجپال کا سا فتنہ انگیز آدمی تو جسٹس دلیپ سنگھ کی مہربانی سے مسلمانوں کی چھاتی پر مونگ دلنے کے لئے خوش وخرم آزاد پھر تا رہا۔ لیکن اس کی فتنہ انگیزی سے مشتعل ہو کر غلط قدم اٹھانے والے کئی کئی سالوں کے لئے جیل خانوں میں بھیجدیئے گئے۔ اسی طرح ایک خاصی مدت تک مسلمان راجپال اور ورتمان کے بچھائے ہوئے انگاروں پر تڑپتے ہوئے مصروف آہ وفغاں رہنے کے باعث ان امور کی طرف قطعاً توجہ نہ کر سکے۔ جو ان کی موت وحیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن سے غافل رہنا ان کے لئے نہایت ہی مضر ہے۔

انہی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے آریوں کی ایک مشہور اور بہت بڑا رسوخ رکھنے والی "شدھی سبھا" کے آرگن "شدھی سماچار" نے راجپالی اور ورتمانی فتنہ کو از سر نو پیدا کیا ہے۔ اور اپنے ستمبر کے پرچہ میں ایک نہایت ہی دل آزار اور شر انگیز مضمون اس پاک اور مقدس ہستی کے خلاف لکھا ہے۔ جسے مسلمان اپنی جان ومال سے عزیز سمجھتے اور جس کی عزت وآبرو کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنے لئے سعادت دارین یقین کرتے ہیں *

ہم وہ گندے اور ناپاک الفاظ نقل کر کے اپنا اور اپنے ناظرین کرام کا دل نہیں دکھانا چاہتے۔ جو "شدھی سماچار" نے کروڑوں مسلمانوں کے قلوب مجروح کرنے کیلئے شائع کئے ہیں۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ "شدھی سماچار" کا یہ ناپاک مضمون راجپالی خرافات کا ہی نقش ثانی ہے۔ بلکہ ایک رنگ میں اس سے بھی بڑھکر دل آزار ہے۔ کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت آدم۔ حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمٰعیل حضرت لوط۔ حضرت اسحٰق۔ حضرت یعقوب۔ حضرت یوسف علیہم السلام پر بھی نہایت ناپاک الزام لگائے گئے ہیں۔ اور ایسے دل دوز الفاظ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی مسلمان ان کو پڑھکر اپنے آپے میں نہیں رہ سکتا۔

ایک طرف تو "شدھی سماچار" اس سبھا کا آرگن ہے۔ جسے تمام ہندوستان کے ہندوؤں کی امداد حاصل ہے۔ اور جس کی سرگرمیوں کے تمام ہندو مداح ہیں۔ اور دوسری طرف اس وقت تک کسی ایک بھی ہندو اخبار نے خواہ وہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھنے کا کتنا بڑا مدعی ہو۔ ایک لفظ بھی اس ناپاک رسالہ کے خلاف شائع نہیں کیا۔ اور نہ کسی ہندو لیڈر نے اس کے دل آزار مضمون کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ گاندھی جی بھی سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہوئے خموش بیٹھے ہیں۔ مالوی جی تو نہ کبھی پہلے ایسے موقعہ پر بولے ہیں۔ اور نہ اب بولیں گے۔ نہرو صاحب بھی دم بخود ہیں۔ غرض کوئی ہندو اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ سچے دل سے نہ سہی جھوٹوں ہی "شدھی سماچار" کے اس ناپاک مضمون کے خلاف کچھ کہے جس نے مسلمانوں کو بے حد صدمہ پہونچایا۔ اور ان کی سخت دل آزاری کی ہے۔ اور اس صدمہ میں ان سے اظہار ہمدردی کرے۔

کیا اس سے صاف اور واضح طور پر ثابت نہیں ہو رہا۔ کہ تمام ہندو "شدھی سماچار" کے حمائتی ہیں۔ یا کم از کم اس کی اس شر انگیز کارروائی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں اس قدر جوش اور ہیجان دیکھنے کے باوجود کوئی ایسا ہندو بھی جو مسلمانوں کا بہت بڑا خیر خواہ ہونے کا مدعی ہو۔ "شدھی سماچار" کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا *

ایک آبرو باختہ مسلمان جو ہندوؤں کے ہاتھ حال ہی میں اپنے آپ کو فروخت کر چکا ہے۔ اپنی بے غیرتی کا ثبوت دیتا ہوا لکھتا ہے:

"یہ تمام خرافات ایک فرد واحد کے ناپاک آراء وافکار کا مجموعہ ہے۔ اور اس کو تمام ہندو قوم سے منسوب کرنا یا اس کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے ایسی صورت اختیار کرنا جس سے ملک کی فضا مکدر ہو۔ اور جس سے ہندو مسلمان پھر آپس میں دست وگریبان ہو جائیں۔ کسی طرح قرین دانش وصواب نہ تھا"

کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ تمام ہندوؤں کی ذمہ دار سبھا کا آرگن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بے ہودہ سرائی کرتا ہے۔ اور تمام کے تمام ہندو باوجود مسلمانوں کے چیخنے چلانے کے بالکل خموش بیٹھے ہیں۔ لیکن ایک جیت کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ اسے ایک فرد واحد کی خرافات سمجھا جائے۔ اور ہندوؤں کے خلاف صدائے احتجاج بھی بلند نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح ملک کی فضاء مکدر ہوتی ہے۔ ہندو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف پے بہ پے شرمناک حملے کریں۔ تو ملک کی فضا مکدر نہ ہو۔ لیکن مسلمان ان کے خلاف آواز اٹھائیں۔ تو ایک مولانا کے نزدیک جو تازہ بتازہ آ تابنے ہیں۔ اس سے فضا مکدر ہو جائے۔

جب ہندوؤں کو مسلمانوں میں سے ہی ایسے کرایہ کے ٹٹو مل جائیں۔ جو ان کی وکالت کا حق ادا کرتے ہوئے مذہبی اور قومی غیرت کو برباد کرنے سے دریغ نہ کریں۔ تو انہیں کیا ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کی پرواہ کریں۔ اور آئے دن انہیں کچوکے نہ دیتے رہیں *

بات یہ ہے مسلمانوں کی دل آزاری ایک سوچے سمجھے ہوئے اور منظم طریق سے کی جا رہی ہے۔ اگر راجپال اور ورتمان کے ایڈیٹر کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے ہندو ان کی قدر نہ کرتے۔ ان کے لئے ہر قسم کی امداد نہ بہم پہونچاتے۔ اور انہیں قانونی گرفت سے بچانے کی کوشش نہ کرتے۔ بلکہ ان کے افعال سے اظہار نفرت کرتے تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کو ہندوؤں کی شہ حاصل نہیں۔ لیکن ہندوؤں نے جس قدر آؤ بھگت اور خاطر تواضع ان مفسدوں کی کی۔ اس سے نہ صرف یہ ثابت ہو گیا۔ کہ سارے ہندو ایسے لوگوں کی پشت پناہ ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ ایسے فتنہ انگیز لوگ ان میں نئے نئے پیدا ہوتے رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے اب گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہونچانے میں کسی قسم کے تساہل سے کام نہ لے۔ اور جلد سے جلد "شدھی سماچار" کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو اس کے متعلق جلسے کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہیئے۔ اور مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ ایسے دل آزار اور فتنہ انگیز رسالے خلاف قانونی کارروائی کرنے میں قطعاً

تو تعصب سے کام نہ لیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں میں زیادہ بے چینی نہ پھیلے۔ ورنہ کوئی تعجب نہیں۔ راجپال کے رسالہ سے بھی زیادہ اس پرچہ کی وجہ سے شور برپا ہو۔ کیونکہ اس قسم کی ناپاک اور دل آزار کتب کے پے در پے شائع ہونے سے مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں۔ ہندو انہیں ستانے اور دکھ دینے میں روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے قانون اور ضابطہ کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔

ساہوکارہ بل

میر مقبول محمود صاحب نے ہندو مسلم سود خواروں کی بدعنوانیوں کو روکنے اور جاہل زمینداروں کو ان کے دست تظلم سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک مسودہ قانون بنام "ساہوکارہ بل" پنجاب کونسل میں پیش کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ سر میلکم ہیلی نے اکثر ارکان کونسل اور جرائد کی زبردست تائیدی آواز کے باوجود ہندو سرمایہ داروں کے شور و شر سے مرعوب ہو کر اس مسودہ کو منسوخ کر دیا۔ اور یہ وعدہ کیا۔ کہ

"حکومت اسی قسم کا ایک مسودہ عنقریب خود پیش کریگی۔ کیونکہ موجودہ صورت میں اس مسودہ قانون میں بعض عدالتی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے"

لیکن ایک سال تک حکومت کی طرف سے ایسے مسودہ کے پیش کئے جانے کا انتظار کر کے چوہدری دنی چند صاحب (زمیندار رکن کونسل) نے ۲۹ نومبر ایک قرارداد پیش کی کہ حکومت آئندہ اجلاس کونسل میں اپنے مجوزہ مسودہ قانون کو پیش کرے۔ اس کا جو جواب گورنمنٹ ممبر کی طرف سے دیا گیا وہ یہ ہے۔

"ساہوکارہ بل کی ترتیب کوئی آسان کام نہیں۔ اس لئے بہترین قانون دانوں کے غور و فکر کے بعد اس قانون کا مسودہ مرتب کیا جائیگا۔ اور چونکہ اس کی ترتیب میں کچھ مدت صرف ہو جائیگی۔ اس لئے قطعی طور پر اس کے مکمل ہو جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی جا سکتی"

حکومت پنجاب کی طرف سے ایک پبلک مفاد کے بل کے متعلق اس درجہ بے اعتنائی نہایت افسوسناک ہے۔ بالخصوص اس حالت میں کہ کشمیر سٹیٹ جو ہر اعتبار سے حکومت پنجاب سے بہت کم ذرائع اور اختیارات رکھتی ہے۔ ایسا قانون جاری کر کے بغیر کسی شر و فساد کے اس پر اپنی رعایا سے کامیابی کے ساتھ عمل بھی کرا رہی ہے۔ لیکن حکومت پنجاب باوجود بہترین وسائل کے اسے ایک مشکل کام قرار دے کر غیر معین مدت تک اسے کھٹائی میں ڈالے رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

غیر تعلیم یافتہ زمیندار اور دوسرے ناخواندہ مقروض ساہوکاروں کے حسابات کی پیچیدگیوں کے باعث سخت پریشانیوں کا شکار بن رہے ہیں اور سخت نقصانات اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے حکومت کو جلد از جلد ان کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

اشارات

قریباً سارے ہی مسلمانوں میں لیکن خاص کر علماء کہلانے والوں میں یہ نہایت خطرناک مرض پھیلا ہوا ہے۔ کہ کہنے کو تو بہت کچھ کہہ جائیں گے۔ لیکن کرکے کچھ بھی نہ دکھائیں گے۔ اس بات کا تازہ ثبوت اس جلسہ کی روئداد سے مل سکتا ہے جو ۹ دسمبر کو لاہور میں "بغاوت افغانستان کے متعلق" منعقد ہوا۔ اور جس میں بالفاظ "زمیندار" (۱۱ دسمبر) "رہنمایان ملت کی خیبر شکن تقریریں" ہوئیں۔

ان "رہنمایان ملت" نے "دو بجے بعد دوپہر" "تقریریں" کرکے سمجھ لیا۔ کہ خیبر تہ و بالا ہو گیا۔ لیکن ہر ایک صحیح الدماغ انسان یہ سمجھنے سے قطعاً قاصر ہے۔ کہ ان تقریروں نے قلعہ شکن توپوں کا کام کیونکر دیا۔ اور اگر ان میں ایسی ہی قوت ہے۔ کہ "دہلی دروازہ کے باہر باغ میں" ارشاد فرمانے سے "خیبر" ٹوٹ سکتا ہے۔ تو آج تک خاص لاہور میں لارنس کے مجسمے سے بت کو بھی جو ٹھنڈی سڑک پر نصب ہے۔ ان کا کیوں اثر نہ ہوا جس کے خلاف یہی "رہنمایان ملک" ناخنوں تک زور لگا چکے ہیں۔

کیا حاجی ظفر علی جو خود بھی انہی "رہنمایان ملک" میں شامل تھے۔ جنہوں نے ۹ دسمبر لاہور میں "خیبر شکن تقریریں" کیں اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ جو تقریریں اتنی دور "خیبر" پر اتنی جلدی اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ وہ آج تک حکومت ہند کے متعلق کیوں بے اثر ہیں۔ بلکہ الٹا تقریریں کرنے والوں کو گورنمنٹ کے آگے ناک رگڑنے اور منتیں کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔

مذکورہ بالا جلسہ میں ایک مولانا نے جو "زمیندار" کی مہربانی سے حال ہی میں "آ" ٹپکے ہیں۔ بڑے زور کے ساتھ فرمایا۔

"جب کوئی اسلامی سلطنت خطرے میں ہو تو اس وقت کرۂ ارض کے ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جہاد کے لئے نکل آئے۔ اس وقت حکم ہے۔ کہ عورت اپنی خاوند کی اجازت حاصل کئے بغیر میدان جہاد میں جا پہونچے"

(زمیندار ۱۱ دسمبر ۱۹۲۸ء)

لیکن خود "مولانا" نے اس ارشاد پر اس طرح عمل کیا۔ دوسرے ہی سانس میں یہ کہکر کہ

"یہ جلسہ حکومت افغانستان کے ساتھ موجودہ نازک وقت میں اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور اسے اپنی کامل تائید کا یقین دلاتا ہے" سمجھ لیا۔ افغانستان پر نازک وقت "آنے کی وجہ سے ان پر جہاد کیلئے نکلنے کا جو فرض عائد ہوا تھا۔ اسے انہوں نے باحسن طریق ادا کر دیا۔ اور جبکہ ان کی لاہور میں کی ہوئی تقریر "خیبر شکن" بن سکتی ہے تو لاہور ہی میں بیٹھے ان کا اظہار ہمدردی اور کامل تائید کا یقین دلانا کیوں حکومت افغانستان کو موجودہ نازک وقت" میں "جہاد" کا کام نہیں دے سکتا۔

حاجی صاحب نے بھی یوں تو کہدیا۔

"افغانستان اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں ہے"

لیکن وہ بھی اس فرض کی ادائیگی کے لئے تیار نہ ہوئے۔ جو اسلامی سلطنت کے خطرہ میں ہونے کی وجہ سے ابھی ابھی ان پر عائد ہوا تھا۔ اور صرف ادھر ادھر کی باتوں میں دل بہلا کر خاموش ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے جن لوگوں کے نزدیک شریعت اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ "جب کوئی اسلامی سلطنت خطرہ میں ہو۔ تو اس وقت کرۂ ارض کے ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جہاد کیلئے نکل آئے۔" اور جو اس بات کا اعلان بھرے جلسے میں بڑے طمطراق سے کرتے ہیں۔ وہ خود کیوں اس فرض کی ادائگی کیلئے ابھی تک جہاد کے لئے نہیں نکلے۔ بحالیکہ ان کے نزدیک حکومت افغانستان پر اس وقت "نازک وقت" آیا ہوا ہے۔ اور وہ "موت و حیات" کی کشمکش میں مبتلا ہے۔

کیا یہ فتویٰ شائع کرنے والے اور اس فتویٰ کو سنکر نعرۂ تکبیر بلند کرنے والے اپنے آپکو "کرۂ ارض" کے ساکنین میں سے نہیں سمجھتے۔ اگر وہ اسی "کرۂ ارض" پر رہتے ہیں۔ جہاں کے "ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرض ہو جاتا ہے۔ کہ جہاد کیلئے نکل آئے"۔ تو پھر وہ کس سوچ میں پڑے ہیں۔ اور کیوں ابھی تک میدان جنگ میں نہیں پہونچ گئے۔ انہیں تو جلد سے جلد پہونچنا چاہیئے تھا۔ بلکہ ان کی عورتوں کو بھی چلے جانا چاہیئے تھا اور اتنا بھی توقف نہ کرنا چاہیئے تھا۔ کہ اپنے خاوندوں سے اجازت حاصل کر سکیں۔ کیونکہ "مولانا" کے نزدیک حکم یہ ہے کہ "عورت اپنے خاوند کی اجازت حاصل کئے بغیر میدان جہاد میں جا پہونچے"

اس جلسہ میں شریک ہونیوالے "رہنمایان ملک" اور ان کی تقریروں پر نعرۂ تکبیر بلند کرنیوالے اخلاص مندوں کو چاہیئے تھا کہ جس وقت انہوں نے جہاد کیلئے نکلنے کا فتویٰ سنا تھا۔ اسی وقت دوڑے بھاگے گھروں میں جاتے۔ بوریا بستر باندھ کر جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوتے۔ اور اپنی عورتوں کو صرف وہ الفاظ سنا دیتے جو آقائے "حبیب الرحمن" نے فرمائے تھے اس پر عورتیں بھی ان کے ہم رکاب ہو جاتیں۔ یا پیچھے پیچھے چل پڑتیں۔ ایسے مجاہدین کے قافلے جب سر پر کفن باندھ کر سلطنت افغانستان کی امداد کیلئے نکلتے۔ تو دنیا کو معلوم ہو جاتا۔ کہ مسلمانوں کے علماء صرف شیخیوں پر فتوے سنانا ہی نہیں جانتے۔ بلکہ ان پر عمل بھی کرتے اور کراتے ہیں۔ پھر وہ صرف زبانی اظہار ہمدردی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اسلامی سلطنت کیلئے جہاد میں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے [illegible] قصہ کرفتہ ہارا نری سے سوائے اپنی اور اپنے ساتھ اسلام کی تحقیر و تذلیل کرانے کے [illegible — possibly: کچھ حاصل] کوشش مسلمان سمجھیں۔ ہر ایک کام کرنے سے ہوتا ہے۔ باتیں بنانے سے کبھی کچھ نہیں ہوا۔ نہ اب ہوگا۔

حقائق القرآن

قرآن کی مثل لانیکا چیلنج دینے والی آیات کی تشریح

فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے نے گذشتہ ماہ اگست میں درس القرآن دیتے ہوئے حقائق و معارف کا جو دریا بہایا۔ اس میں سے ذیل میں ایک قطرہ پیش کیا گیا ہے:۔ ایڈیٹر

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (۱۱-۱۴)

اس سے پہلی آیت میں خدا تعالے نے کافروں کا ایک اعتراض نقل کرکے اس کا جواب دیا ہے۔ اعتراض یہ تھا۔ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ (۱۱-۱۵) کہ کیوں اس پر کوئی خزانہ نازل نہیں ہوتا۔ یا کیوں اس کے ساتھ فرشتے نہیں آئے۔ اس کا جواب یہ دیا۔ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ کہ تُو تو نذیر ہے۔ اگر تجھے خدائی کا دعوے ہوتا۔ تو بے شک یہ مطالبہ ہوسکتا تھا۔ مگر تیرا دعوے ہی یہ ہے۔ کہ مجھے خدا نے نبی و رسول۔ مبشر و نذیر بنا کر بھیجا ہے اب جیسے مجھ سے پہلے نذیر آتے رہے۔ ویسا ہی میں بھی نذیر ہوں نہ پہلے نذیر اپنے ساتھ خزانے اور فرشتوں کی فوج لاتے رہے نہ میں ظاہری طور پر فرشتے اور خزانے لایا ہوں۔ اور اگر اس اعتراض کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالے نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ تو یاد رکھو۔ خدا تعالے ہر چیز پر وکیل ہے۔ اس کے پاس سب کچھ ہے پہلے جواب پر اعتراض ہوسکتا تھا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تمہارا دعوے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ہم تو تجھے ایسا نہیں مانتے۔ اس اعتراض اور اس خیال کو دُور کرنے کے لئے خدا تعالے نے مندرجہ بالا آیت بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر ایسا کلام ایک مفتری از خود لاسکتا ہے۔ تو پھر تم بھی ایسی دس سورتیں لے آؤ۔

چیلنج کا پانچ مقامات پر ذکر

یہ مضمون قرآن شریف میں پانچ جگہ آیا ہے (۱) سورہ بقرہ میں (۲) سورہ یونس میں (۳) سورہ ہود میں (۴) سورہ بنی اسرائیل اور (۵) سورہ طور میں۔ ان میں سے دو جگہ تو ایک ہی قسم کا مضمون ہے۔ باقی تین جگہ علیحدہ علیحدہ مضمون ہے۔ سورہ بقرہ ع۳ میں تو یوں آیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہ اگر تم اس کتاب میں شک کرتے ہو۔ تو اس جیسی ایک سورۃ لے آؤ۔ اسی طرح سورہ یونس ع۴ میں بھی ایک ہی سورۃ کا مطالبہ ہے۔ کہ ام یقولون افترٰیہ قل فاتوا بسورۃ مثلہ وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین۔ مگر سورۃ ہود کی اس آیت میں دس سورتوں کے لانے کی تحدی ہے۔ اور سورۃ بنی اسرائیل ع۱۰ میں سارے قرآن شریف کی مثل لانے کا چیلنج دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علےٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القراٰن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً۔ اور پھر سورۃ طور میں ایک ہی آیت کا چیلنج دیا ہے۔ کہ فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صٰدقین۔ کہ اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو یہ ایک آیت ہی ایسی بنا کر دکھائیں۔ گویا ایک سورۃ کی بھی شرط نہیں رکھی۔

مطالبات میں فرق

گویا چار مطالبات ہیں۔ (۱) سارے قرآن شریف کا مقابلہ کریں۔ اور اس کی پوری مثل لائیں۔ (۲) دس سورتیں لے آئیں۔ (۳) ایک سورۃ ہی لے آئیں۔ (۴) ایک ہی آیت وہ بنالیں۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ فرق کیوں ہے۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ ترتیب نزول کی وجہ سے یہ فرق ہے۔ یعنی پہلے تمام قرآن شریف کی مثل کا مطالبہ کیا گیا۔ پھر دس سورتوں کا۔ پھر ایک سورت کا۔ اور ان تینوں مطالبات کے پورا نہ کرسکنے کی صورت میں صرف ایک ہی آیت کی مثل کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے بحدیث مثلہ سے ایک آیت مراد نہیں لی۔ بلکہ اس میں بھی ایک سورۃ مراد لی ہے اس صورت میں بھی تین مطالبے ہوئے۔

ان لوگوں کے اس جواب کے لحاظ سے نسخ ماننا پڑتا ہے کہ پہلے سارے قرآن کی مثل کا مطالبہ تھا۔ مگر بعد میں وہ منسوخ کردیا گیا۔ اور صرف دس سورتوں کا مطالبہ کیا گیا۔ پھر اسے بھی منسوخ کرکے صرف ایک سورت کا مطالبہ رہ گیا۔ اور اگر بحدیث مثلہ سے ایک آیت مراد لیں۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ گویا پھر ایک سورت کا مطالبہ بھی منسوخ ہوگیا۔ اور صرف ایک ہی آیت کی مثل بنانے کی تحدی رہ گئی۔

یہاں غور طلب بات یہ ہے۔ کہ ہم دنیا کے سامنے کس تحدی کو پیش کریں۔ آیا سارے قرآن کریم کی مثل کے مطالبے کو۔ یا دس سورتوں والے کو۔ یا صرف ایک سورت اور ایک آیت کی نظیر کے مطالبے کو۔ اگر ایک آیت کا مطالبہ ہی کافی ہے۔ تو سورت کے مطالبے کی کیا ضرورت۔ اور اگر ایک سورت کا مطالبہ ہی کافی ہے تو دس سورتوں کا مطالبہ کیوں؟ اور ایسے ہی پھر سارے قرآن کریم کی مثل کے مطالبے کی کیا ضرورت ہوئی؟

علاوہ ازیں سارے قرآن کی مثل کا مطالبہ تو سورہ بنی اسرائیل میں ہے۔ جو مکی ہے۔ اسوقت تو سارا قرآن ابھی اُترا ہی نہ تھا۔ پھر مطالبہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہ بات پسندیدہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ ہم یہاں ترتیب نزول کو اس اختلاف کا سبب قرار دیں۔ بلکہ میرے نزدیک کچھ اور حکمت معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اول تو یہ سورتیں ایسے قریب قریب زمانہ کی نازل شدہ ہیں۔ کہ ترتیب لگانے کی بات ہی بہت مشکل معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ کوئی خاص تاریخ کسی سورت کی محفوظ نہیں۔ دوئم اگر ایسا معلوم ہوجائے۔ کہ یہ مطالبے ترتیب سے آئے ہیں۔ یا آہستہ آہستہ اور خواہ ایک وقت میں ہوں۔ یا کئی وقتوں میں۔ تو بھی قرآن شریف میں ان سب مطالبات کا رکھا جانا اور قیامت تک رہنے سے یا تو سب صحیح اور قابل عمل سمجھے جائینگے۔ کہ ہم بھی اپنے مخالفوں کو چاروں طرح ان مطالبات کا چیلنج کرسکیں۔ یا پھر آخری مطالبہ ہی ہم کرسکیں گے۔ اور باقی مطالبے درست نہ ہونگے۔

چاروں مطالبات درست ہیں

میرے نزدیک چاروں مطالبات ہی صحیح ہیں۔ اور ہر وقت قابلِ عمل ہیں۔ اور کوئی بھی منسوخ نہیں۔ دراصل ان چار قسم کے مطالبات میں متعدد پہلو مدنظر ہیں۔ جس پہلو کی وجہ سے سارے قرآن کریم کی مثل کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہم آج بھی اپنے زمانے کے مخالفوں سے تمام قرآن کریم کی مثل کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔ اور جس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے دس سورتوں یا ایک سورت کا چیلنج کیا گیا ہے۔ اسے مدنظر رکھ کر ہم آج بھی دس سورتوں یا ایک سورت کی مثل لانے کی تحدی کرسکتے ہیں ایسے ہی بحدیث مثلہ یعنی ایک آیت کی تحدی بھی کرسکتے ہیں۔

تحدیوں کا سیاق و سباق

ان تمام تحدیوں کو سامنے رکھنے سے ایک عجیب بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جہاں یہ چیلنج بیان کئے گئے ہیں۔ وہاں یہ ساتھ مال و دولت اور قوت و طاقت کا ذکر ضرور کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ یونس میں اس آیت سے پہلا رکوع ع۴ یوں شروع ہوتا ہے۔ قل من یرزقکم من السماء والارض امن یملک السمع والابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر۔ فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون۔ (۱۰-۳۲)

قل ھل من شرکائکم من یبدؤا الخلق ثم یعیدہ قل اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ فانی تؤفکون (۱۰-۳۵)

پھر سورہ ہود میں کنز اور ملک کا ذکر ساتھ ہی ہے ایسے ہی سورہ بنی اسرائیل میں بھی تحدی والی آیت کے بعد وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہر خللہا تفجیرا - او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملئکۃ قبیلا - او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتبا نقرؤہ میں کئی طرح پر مال و دولت اور قوت و شوکت کا ذکر ہے - ایسے ہی سورۃ طور میں بھی فلیاتوا بحدیث مثلہ کے مطالبہ کے بعد ام خلقوا من غیر شیء ام ھم الخالقون ام خلقوا السموات والارض بل لا یوقنون - سے ام لھم الہ غیر اللہ سبحان اللہ عما یشرکون تک کئی طرح سے مال و دولت - قوت و شوکت کا ذکر کیا گیا سوائے سورہ بقرہ کے کہ وہ مدنی ہے - اور اس میں بھی سورہ یونس والے چیلنج کو ہی دُہرایا گیا ہے - گویا وہ علیحدہ چیلنج نہیں صرف بعض واقعات کی وجہ سے ایک چیلنج کو دہرایا گیا ہے ؛

اس اہتمام سے (کہ ہر جگہ ایسے چیلنج کے ساتھ مال و دولت اور قوت و طاقت وغیرہ کا ذکر ہے) صاف پتہ لگتا ہے - کہ ان دونوں باتوں کا آپس میں ضرور کوئی جوڑ ہے

ایک عجیب بات

اس کے علاوہ ایک اور بات بڑی عجیب ہے - کہ جس جگہ تمام قرآن کریم کی مثل کا ذکر ہے - وہاں پر مال و دولت ، اور قوت و شوکت کا مطالبہ کفار کی طرف سے ہے - کہ اس کے پاس خزانہ نہیں - کوئی بادشاہت و امارت کا سامان نہیں - فرشتوں کی فوج نہیں وغیرہ ذالک اور جہاں پر ایک سورت یا ایک آیت کا مطالبہ ہے وہاں پر کافروں کی طرف سے مال و دولت کا مطالبہ نہیں ، بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی گویا سوال ہے - کہ کیا تمہارے پاس کوئی طاقت و قوت ہے ؛

پھر اور بھی ایک عجیب بات یہ ہے - کہ کسی مطالبے میں مفتریات کا لفظ ہے - اور کسی میں نہیں ہے - اور کسی مطالبے سے قبل کافروں کا دعوےٰ اور قول کو نقل کر کے تحدی کی ہے کہ تم جو اسے افترا کہتے ہو - اس کی اتنی مثال تو لے آؤ - اور کسی جگہ کافروں کے قول کا ذکر ہی نہیں - اپنی طرف سے ہی انہیں چیلنج کیا گیا ہے - اور پھر کسی جگہ تحدی سے پہلے خزانوں اور بادشاہت کا سوال ہے - اور کہیں تحدی کے بعد مال و دولت اور قوت و شوکت کا سوال ہے ؛

ہر جگہ نئی حکمت

ان تمام امور کو مدنظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ مطالبات الگ الگ قسم کے ہیں - اور ہر جگہ ایک نئی حکمت رکھی گئی ہے - مثلاً سورہ بنی اسرائیل میں جہاں سارے قرآن کریم کی مثل لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے - اس میں نہ تو یہ ذکر کیا گیا - کہ یہ افترا ہے یا نہ [illegible] ہی قرآن کی مثل پر مفتریات کا لفظ بولا گیا ہے کیونکہ دشمن سے یہ مطالبہ ہی نہیں ہو سکتا - کہ وہ مفتریات سورتیں لائے - یعنی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے - کہ خدا تعالیٰ نے اس پر الہام کی ہیں - بلکہ صرف یہ دعوےٰ ہے - کہ تم سب اگر مل جاؤ - کہ ایسا قرآن لاؤ - تو ہرگز نہ لا سکو گے - پھر اس مطالبے کے بعد ان کے سوالات کا ذکر کر کے اور اُن کا جواب دے کر پھر قرآن شریف کا ذکر کیا ہے - کہ ولقد صرفنا فی ھذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا - کہ اس قرآن کریم میں ہر قسم کے روحانی مطالب ہیں - پس جب ہر قسم کے روحانی مطالب کا مطالبہ ہو گا - تو لازماً سارے قرآن کریم کی مثل لانے کا مطالبہ ہو گا - کیونکہ قرآن کریم کی کسی ایک سورت میں بھی قرآن کریم کے سارے روحانی مطالب نہیں آ گئے - (اگر کوئی کہے - کہ اس وقت تک سارا قرآن کریم نازل نہ ہوا تھا - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ بعض دفعہ مطالبات میں آئندہ زمانے مدنظر رہتے ہیں - اور اس جگہ بھی یہی مراد ہے - کہ ذرا ٹھہر جاؤ - اس کتاب کو مکمل ہونے دو - پھر اس کا جواب دینا - ابھی سے کیوں شور مچاتے ہو - ماضی کے صیغے اس لئے بیان کئے - کہ مضامین کا فیصلہ تو ہو ہی چکا تھا - یعنی خدا تعالیٰ فیصلہ کر چکا تھا - کہ ہم نے اسے کامل کتاب بنانا ہے -)

پس چونکہ یہاں سورہ بنی اسرائیل میں مقابلہ مضامین کا تھا اس لئے مفتریات کی شرط نہیں لگائی - اور نہ ہی آسمانی نصرت کا سوال تھا - کہ وہ الہامی کہیں - بلکہ اس میں یہی شرط تھی - کہ وہ مل کر قرآن کریم جیسی مکمل کتاب بنا لائیں ، چونکہ قرآن کریم مکمل نہیں ہوا تھا - اس لئے امر کا صیغہ فاتوا یا فلیاتوا نہیں لایا گیا - بلکہ آئندہ لانے کی ہی صرف نفی کی گئی ہے - یعنی دعوےٰ کیا گیا ہے - کہ تم ہرگز نہ لا سکو گے - تو اس دعوے کو سُن کر معاً کافروں نے یہ کہدیا - کہ یہ کیسی کتاب ہے - کہ دعوے ہی دعوے ہیں - کچھ کر کے تو دکھایا نہیں جاتا - اگر یہ کتاب سچی ہوتی تو اس کے دعوے پورے بھی ہوتے - کیوں یہ جو اپنی ترقی کی بشارتیں دیا کرتا ہے - اس رنگ میں اب پوری نہیں ہوتیں جبکہ اس کی سخت ضرورت ہے ؛

سورہ ہود کی آیت

دوسری آیت سورہ ہود والی جس میں کفار کا اعتراض ہے کہ اس کے پاس خزانہ اور اس کے ساتھ ملک نہیں ہیں - اس کے جواب میں ان کو کہا گیا ہے - کہ تم دس سورتیں مفتریات لے آؤ - یعنی اس جگہ دس سورتوں کو بطور خزانہ قرار دیا - اور مفتریات کا لفظ ملک کے مقابلہ میں رکھا - یہاں پر بنی اسرائیلی والی ترتیب سے الٹ ہے - وہاں پر تو پہلے قرآن کا دعوےٰ تھا کہ تم ہرگز نہ لا سکو گے - اس پر پھر کافروں کا خزانہ وغیرہ کا اعتراض تھا - مگر یہاں اس سورۃ میں پہلے کافروں کا اعتراض خزانہ اور ملک لانے کا ہے - جس کے جواب میں ان کو دس سورتوں کے مفتریات طور پر لانے کی تحدی ہے - کہ تم کہتے ہو - اس کے پاس خزانہ نہیں - اس کو خزانے کی ضرورت نہیں - خزانہ سے بہت بڑھ کر اعلےٰ خزانہ اس کے پاس ہے - تم ایسا خزانہ تو پیش کر دو روپے ، پیسے ، سونے ، چاندی والا خزانہ اگر ہوا بھی - تو بھی تم اس کے مساوی ہو جاؤ گے - اور کم و بیش کچھ پیش کر دو گے مگر یہ ایسا خزانہ ہے - جو یگانہ اور بے مثل ہے ؛

پھر یہ جو کہتے ہو - کہ اس کے ساتھ ملک نہیں - سو تم بھی اس اپنے خزانے کے ساتھ یہ دعوےٰ کر دینا کہ یہ سورتیں ملک نے ہم پر اتاری ہیں - تا تمہیں معلوم ہو جائے - کہ ملک کے نزول کا جھوٹا دعوےٰ کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے - کیونکہ اس صورت میں تم پر عذاب نازل ہو گا - اور پتہ لگ جائیگا گویا یہاں عقلی و علمی مقابلے کے ساتھ آسمانی مقابلہ کو بھی شامل کیا گیا ہے ؛

یہاں پر صرف دس سورتوں کے مقابلے کا چیلنج اس لئے دیا - کہ یہاں پر کلام سارے قرآن کریم کے متعلق نہ تھا - بلکہ گفتگو بعض قرآن کے متعلق تھی - یعنی مخالفین معترض تھے - کہ اس قرآن کے بعض حصے قابل اعتراض ہیں - جیسے کہ آیت لعلک تارک بعض ما یوحی الیک سے ظاہر ہے - کیونکہ اس آیت میں بھی اسی طرف اشارہ ہے - کہ وہ بعض حصے کو قابل اعتراض گردانتے تھے - اور اس کے کمزور ہونے کو کئی وجوہ سے ظاہر کرنا چاہتے تھے - تو ان کو جواب دیا گیا - کہ تم کمزور سے کمزور حصے جو سمجھتے ہو - ان کو لے کر دس سورتیں ان کے مقابلہ پر بنا لاؤ - دس کا لفظ اس لئے استعمال کیا - کہ دس کا عدد مکمل ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ معترض کے دعوے کو رد کرنا مقصود تھا - اس لئے اسے دس تک سورتیں بنانے کو کہا - کہ ایک مثال نہیں تمہیں دس تک بنانے کی ہم اجازت دیتے ہیں - لیکن یہاں دس کا لفظ اس لئے نہیں رکھا گیا - کہ وہ ایک سورت لا سکتے تھے - بلکہ اس لئے کہ ان کے اس اعتراض کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ یہی تھا - کہ انہیں کئی مواقع اعتراض کے دئیے جاتے - تاکہ بعد میں وہ یہ نہ کہدیں - کہ تم نے ایک اعتراض کا موقعہ دیا تھا - اس میں ہم سے غلطی ہو گئی - اگر زیادہ کا موقعہ دیتے - تو دیکھتے - ہم کتنی غلطیاں نکالتے - اس لئے کئی مواقع دیتے ہوئے دس کا کامل عدد لے لیا گیا - سب کو اس لئے نہیں لیا گیا - کہ جن معترضین کا ذکر ہے - وہ صرف بعض حصوں کو ہی قابل اعتراض سمجھتے تھے - نہ کہ سب کو ؛

سورۃ یونس کی آیت

سورہ یونس کی آیت میں ایک سورۃ کا مقابلہ کیا ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ اپنے دعوے کی تردید میں سورت کا مطالبہ تھا - نہ کہ کفار کے کسی دعوے کے رد میں - اس جگہ یہ ذکر ہے کہ سب تصرف خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے - اور اس تصرف کو کامل ثابت کرنے کے لئے چھ دعوے کئے تھے (۱) من یرزقکم من السماء والارض (۲) امن یملک السمع والابصار (۳) امن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی (۴) ومن یدبر الامر (۵) ھل من شرکاءکم من یبدء الخلق (۶) ھل من شرکاءکم من یھدی الی الحق تو ان کے بعد فرمایا تھا - کہ اگر یہ دعوے سچے ہیں - تو پھر تم ایک سورۃ

ایسی چھوٹی بنا کر پیش کر دو۔ جس میں یہ چھ باتیں ایسے ہی رنگ میں پیش کی گئی ہوں اور ہم اس مسئلے میں تم پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ ایک ہی سورت کافی ہے۔ پس یہاں چونکہ مطالبہ اپنی طرف سے تھا۔ اس لئے ہلکا کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اس آیت میں من مثلہ سے مراد ویسے ہی مضمون والی سورت ہے۔ جو یہاں بیان ہو چکا ہے +

سورہ طور کی آیت

اب رہی۔ آخری آیت یعنی:۔ فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صٰدقین۔ سو میرے نزدیک اس آیت میں سب سے چھوٹا مطالبہ ہے۔ اور وہ صرف ایک آیت کی مثل کا ہے۔ یہ مطالبہ بھی اپنے دعوے کے ثبوت میں ہے۔ نہ کہ کفار کے دعوے کے رد میں۔ وہ دعوے جس کے ثبوت میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ اس سورت کے شروع میں کیا گیا ہے۔ کہ:۔ والطور وکتاب مسطور فی رق منشور والبیت المعمور والبحر المسجور ان عذاب ربک لواقع ما لہ من دافع۔ یعنی یہ کتاب جس کا وعدہ طور پر دیا گیا۔ اور جو لکھی جائیگی۔ اور ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ اور دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اور وہ اسلام جس کے پیروؤں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی۔ اور نہ صرف عوام بلکہ اعلےٰ طبقہ کے لوگ روحانی اور جسمانی فضائل والے اس میں داخل ہونگے۔ اور یہ روحانیت کا چشمہ جو مختلف ملکوں کو سیراب کریگا۔ ان سب باتوں کو ہم قیامت کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اس ذکر کے بعد فرمایا تھا۔ کہ کیا یہ لوگ ہمارے اس کلام کو بناوٹی کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو جس قسم کی پیشگوئی اوپر کی گئی ہے۔ اس قسم کی ایک ہی پیشگوئی پیش کر دیں۔ اور مفتریات کی بھی شرط نہیں۔ خواہ پہلی الہامی کتابوں سے ہی پیش کر دیں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہیں بھی اس کی نظیر نہیں ملے گی +

یہ دعوے گویا سب دعووں سے بڑا ہے۔ کہ اس میں مفتریات کی بھی شرط نہیں عام اجازت ہے۔ کہ خود بنائیں۔ یا پہلی کتب سے قرض لے لیں۔ اور زیادہ بڑا مطالبہ بھی نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف ایک ہی مطالبے پر اکتفاء کی گئی ہے +

یہ دعوے کرنے کے بعد اس بات کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے کہ ایسے کاموں کے لئے تو انسان اور آسمانوں زمینوں کے خالق اور خزانوں کے مالک اور داروغہ اور روحانی ترقیات کے مالک اور غیب دان خدا کی ضرورت ہے۔ اور یہ باتیں ان کو نصیب نہیں۔ پس یہ اس کی مثال کیسے بنا سکتے ہیں +

سورہ بقرہ میں سورہ یونس کی طرح کی ہی ایک آیت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین بقرہ ۳ اس جگہ بھی اپنے دعوے کے جواب میں ہی یہ فرمایا ہے۔ اور وہ دعوے شروع میں یوں کیا ہے۔ ذالک الکتٰب لا ریب فیہ ھدی للمتقین۔ سورہ یونس والی آیت سے پہلے بھی لاریب فیہ ہے۔ اور یہاں بقرہ میں بھی لا ریب فیہ ہی پہلے آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک سورت کے مطالبے کو لاریب فیہ سے خاص جوڑ ہے۔ اس جگہ بقرہ میں یہ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم اعلےٰ مدارج روحانیہ تک پہونچاتا ہے۔ اور اگر تم کو اس کے من جانب اللہ اور کامل و اکمل روحانی امور کے پہونچانے والا ہونے میں شک ہے۔ تو اس کے روحانی اثر کا مقابلہ کر لو۔ کوئی ایک سورت لے آؤ۔ جو قرآن کریم کی کسی سورت کے مقابلے میں روحانی تاثیرات رکھتی ہو۔ گویا اس جگہ اس امر پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ قرآن کریم کی کوئی سورت لے لو۔ جو شخص بھی اسے پڑھے گا۔ اس کے دل پر اعلےٰ روحانی اثرات نازل ہونگے۔ اور یہ کہ یہ کتاب بجائے شک پیدا کرنے کے شک کی قاطع ہے۔ اور یہ امر اس کے اعلےٰ ثمرات سے ظاہر ہے۔ اس کے اسرار سے واقف لوگ اس کی ہر سورت میں اعلےٰ روحانی اثرات پائیںگے تم ان سورتوں میں سے کسی سورت کے مقابلے میں کوئی اپنا کلام یا معبودوں کا کلام پیش کر کے دیکھ لو +

فصاحت و بلاغت کی شرط

اب رہا یہ سوال کہ آیا اس مقابلہ میں فصاحت و بلاغت کی شرط ہے؟ تو میں کہوں گا۔ کہ یقیناً۔ کیونکہ فصاحت و بلاغت کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ کوئی خاص لفظ ہی استعمال ہو۔ یا مفہوم کو کسی خاص پیرائے میں ہی ظاہر کیا جائے بلکہ اعلےٰ مطالب کو موزون الفاظ میں ظاہر کرنا مراد ہوتا ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ اعلےٰ مطالب بغیر اعلےٰ الفاظ اور عمدہ ترکیب کے ادا ہی نہیں ہو سکتے پس چونکہ قرآن کریم بہترین مطالب پر حاوی ہے۔ اس لئے ان مضامین کی ادائیگی کے لئے بہترین الفاظ اور بہترین ترکیب کو اختیار کیا گیا ہے۔ پس مثلہ میں وہ بات خود بخود شامل ہو جائے گی۔ یعنی فصاحت اپنی ذات میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کا قرآن مقابلہ کرتا۔ بلکہ وہ تو ضمنی بات تھی۔ اصلی بات تو روحانی تاثیرات اور اعلےٰ اخلاقی مضامین اور زبردست پیشگوئیوں کا مقابلہ تھا۔ والسّلام

خاکسار غلام احمد مجاہد مولوی فاضل قادیان

مبائعین اور غیر مبائعین میں فرق

ایک صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

"میں بیعت شدہ احمدی نہیں ہوں۔ مگر حضرت مرزا صاحب کی میرے دل میں کافی عزت ہے۔ اور میں حضورؑ کے مشن کی کام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کے خطبات کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں۔ وہ گویا میری روحانی غذا ہیں۔ احمدیت کے متعلق ابھی تحقیقات کر رہا ہوں۔ اتنا میں ضرور کہونگا۔ کہ بہ نسبت لاہوری احمدیوں کے حضور کی جماعت اعلےٰ کام کر رہی ہے۔ اور حضور مرزا صاحب علیہ السلام کے عقائد دیکھتے ہوئے میں یہ جانتا ہوں جماعت کے حضور کی جماعت کو اچھا سمجھتا ہوں +

سیلون میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

ٹائمز آف سیلون مجریہ ۱۸ - نومبر ۱۹۲۸ء لکھتا ہے:۔

جماعت احمدیہ سیلون نے جنگ یورپ کی صلح کی یاد میں جو جلسہ منعقد کیا۔ وہ نہایت ہی دلچسپ اور پُرجوش تھا۔ احمدی مسلمان مرسل یزدانی احمدؑ قادیانی کے پیرو ہیں۔ احمدؑ قادیانی برٹش گورنمنٹ کے نہایت وفادار تھے اور اسی وفاداری کی تلقین آپ نے اپنی جماعت میں بھی کی ہے۔ آپ نے جنگ یورپ اور انجام کار اس میں برطانیہ کی کامیابی کی بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں۔ اگرچہ آپ جنگ سے بہت عرصہ قبل انتقال فرما گئے۔ مگر آپ کی پیشگوئیاں بالکل صحیح ثابت ہوئیں۔ اور آپ کے متبعین کا ایمان ہے۔ کہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی +

اس جگہ پر مسٹر اے۔ ایچ سوکیا آف ماریشس نے تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ صلح کا دن تمام دنیا کے احمدی مسلمانوں کے لئے فتح اور خوشخبری کا دن ہے۔ کیونکہ برطانیہ کی فتح دراصل احمدؑ قادیانی کی فتح ہے +

لیکچرار نے کہا۔ کہ آپ نے صاف اور واضح الفاظ میں پیشگوئی کی۔ جو جنگ کے شروع ہونے پر حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ آپ کو برطانیہ کی تکالیف کا بھی خدا کی طرف سے علم دیا گیا تھا۔ لیکن ان آسائشوں کے صلہ میں جو اس حکومت کے ذریعہ آپ اور آپ کے متبعین کو حاصل ہیں۔ آپ نے دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے فتح و کامرانی بخشے۔ اور اس کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرے۔ چونکہ یہ دعا دردِ دل سے کی گئی تھی۔ خدا تعالےٰ نے اسے سُنا۔ اور برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی۔ حالانکہ ان دنوں کوئی یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اتحادیوں کو اس قدر جلد فتح حاصل ہو جائے گی۔ خدا تعالےٰ نے پہلے برطانیہ کو خطرہ میں ڈالا اور پھر اس کو اور اس کی وجہ سے اتحادیوں کو کامرانی نصیب کی۔ تا دنیا کو دکھا دے۔ کہ یہ حضرت احمدؑ قادیانی کی دعاؤں کا اثر ہے +

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اطباء کی کانفرنس

بعض اطباء کی درخواست پر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انشاء اللہ یونانی اطباء کی ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جائیگا۔ جس کا نام حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ طبیب شاہی کے نام نامی کے انتساب کے لحاظ سے نور کانفرنس ہوگا۔ یہ کانفرنس ۲۶ - ۲۷ - دسمبر ۱۹۲۸ء کی درمیانی شب منعقد ہوگی۔ کمرہ وغیرہ کا تعین ایام جلسہ میں افسر جلسہ کی طرف سے کر دیا جائے گا۔ اس انعقاد میں مندرجہ ذیل کام عمل میں لائے جائیں گے۔ (۱) تمام اطباء اپنے خاص الخاص مجربات نوٹ کرا دیں۔ (۲) ایسی تجاویز سوچی جائیں گی جس سے ڈسٹرکٹ بورڈ و دیگر ... میں اطباء کو ملازمت کے حقوق دلائے جائیں۔ (۳) ... طبیب ...

فلسطین میں تبلیغ اسلام

عصمت انبیاء و معجزہ شق القمر پر احمدی مبلغ کی ایک مسیحی سے گفتگو

بعض احباب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ یہاں ایک متعصب مسیحی آپ سے گفتگو کرنے کا خواہشمند ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس کا مثیل فلسطین میں کوئی اور نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ وہ تشریف لے آئیں۔ میں ہر وقت حاضر ہوں۔ جب آیا تو اس نے سب سے پہلے معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا۔ کہ یہ قانون قدرت اور علم ہیئت کے خلاف ہے۔ میں نے مفصل طور پر شق القمر کی کیفیت وقوع اور پھر اس کے ضمن میں جو کفار کی سطوت و حکومت کے زوال اور صحابہ کے عروج کی پیشگوئی تھی۔ بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ شق القمر جیسا کہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ قانون قدرت و علم ہیئت کے قطعاً مخالف نہیں ہے۔ البتہ بائیبل میں بکثرت قانون قدرت و علم ہیئت کے مخالف باتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یوشع بن نون کی دعا سے سورج کا وسط آسمان میں پورا ایک دن ٹھہرے رہنا۔ اور اس دن کا دو دن کے برابر ہونا۔ کیونکر علم ہیئت کے مطابق ہو سکتا ہے (دیکھو کتاب یوشع ۱۰/۱۲) پھر جس ستارہ کو مجوس کے گروہ نے مشرق میں دیکھا تھا۔ اس کا ان کے آگے آگے چلنا۔ اور پھر مسیح کے سر پر آکر ٹھہر جانا (دیکھو متی ۲/۹) اور نیز روح القدس کے نزول کے وقت آسمانوں کے دروازوں کا کھل جانا (دیکھو متی ۳/۱۶) پھر اُن کے بند ہونے کا عدم ذکر وغیرہ کیونکر علم ہیئت کے مطابق ہو سکتا ہے۔ نیز مسیح کا یہ قول کہ سورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور قمر اپنی روشنی چھوڑ دیگا۔ اور ستارے آسمانوں سے گر پڑیں گے اور آسمانی قوتیں ہل جائیں گی۔ ابن آدم کو آسمان کے بادلوں میں بڑی قوت اور شان و بزرگی سے آتا ہوا دیکھینگے (دیکھو متی ۲۴-۲۹) کون ہیئت دان صحیح مان سکتا ہے۔ اولاً تو ستارے جب آسمان سے زمین پر گر پڑیں گے۔ تو اہل زمین کیونکر بچیں گے۔ ثانیاً جب سورج و چاند روشنی دینے سے باز رہے تو کن آنکھوں سے اس کے جلالی نزول کا مشاہدہ کریں گے ان باتوں کا اس کے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا۔

پھر عصمت انبیاء پر بحث ہوئی جس پر اُسے بحث کرنے کا زیادہ شوق تھا۔ اس نے یہ دعوے کیا۔ کہ مسیح کے سوا سب انبیاء خطاؤں کے مرتکب ہوئے۔ جیسا کہ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ میں نے کہا۔ قرآن شریف کی رُو سے حضرت اسماعیل۔ صالح۔ شعیب۔ ذوالکفل ادریس علیہم السلام نبی تھے۔ بتاؤ انہوں نے کونسی خطا کی۔ اس سوال کا سکوت کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے کہا۔ جن باتوں کو تم گناہ خیال کرتے ہو۔ ان سے بڑھ کر انجیل میں یسوع مسیح کے حق میں باتیں موجود ہیں مثلاً متی ۱۹/۱۹ میں والدین کی تکریم و تعظیم کا حکم موجود ہے۔ مگر باوجود اس کے جب یسوع مسیح کی والدہ اور بھائی اس سے کوئی بات کرنے کے لئے آئے۔ جبکہ وہ شاگردوں کو درس دے رہا تھا۔ تو ان کی آمد کی خبر ملنے پر بجائے ... کو یوں جواب دیا۔ من ھی امی و من ھم اخوتی۔ کون ہوتی ہے میری ماں اور کون ہوتے ہیں وہ میرے بھائی۔ اب آپ ہی بتائیے۔ کہ کیا والدہ کی تکریم و تعظیم کے اظہار کے لئے یہی مقدس الفاظ رہ گئے تھے۔ (دیکھو متی ۱۲/۴۹) پھر اُس نے یوحنا ۱۰/۸ میں کہا۔ کہ مجھ سے پہلے جس قدر لوگ آئے ہیں۔ وہ چور اور ڈاکو تھے۔ کیا یہ جھوٹ نہیں۔ پھر عید المظال پر جب اس کے بھائیوں نے اُسے یہودی آبادی میں جانے کے لئے کہا۔ کہ تا وہ اپنے شاگردوں اور دوسرے لوگوں کو اپنے اعمال دکھائے۔ تو اُس نے جانے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ابھی میرے جانیکا وقت نہیں آیا مگر جب وہ چلے گئے۔ تو چپکے سے پوشیدہ طور پر خود بھی وہاں جا پہنچا۔ نیز اس نے یوحنا سے ان سے بپتسمہ لیا۔ اور وہ بپتسمہ گناہوں سے توبہ اور مغفرت خطایا کا بپتسمہ لینا ایک لغو کام تھا۔

اسی قسم کی میں نے ... باتیں انجیل سے پیش کیں جن میں سے بعض کے متعلق اُس نے دبی زبان سے اقرار کیا۔ کہ واقعی یہ خطا ہے۔ میں نے کہا چلو ایک ہی سہی۔ بہر حال یسوع مسیح خطا کے مرتکب ہوئے۔ جب اس سے میں اس بات کا اقرار لے چکا۔ تو اُسے کہا۔ لو اب میں یہ دعوے کرتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے۔ اس نے فوراً جواب دیا۔ کہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ یہی ان کے گنہگار ہونے کے لئے کافی ہے۔ میں نے کہا نہیں اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کفار مکہ نے صحابہ پر تلوار اٹھائی۔ اور انہیں انواع و اقسام کی ایذاؤں اور تکالیف کا نشانہ بنایا۔ اور ان پر ہر قسم کے مظالم توڑے۔ ان میں سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو لوٹ لیا۔ اور انہیں اس قدر تنگ کیا۔ کہ وہ اپنا محبوب وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ کہنے لگا۔ یہ صحیح ہے۔ مگر انہیں ان تمام باتوں پر صبر کرنا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ جنگ کرتے۔ اور انہیں قتل کرتے۔ میں نے کہا۔ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب یہود نے یسوع مسیح کو پکڑا۔ تو اس کے ایک شاگرد نے کاہنوں کے سردار کے ایک خادم کا تلوار سے کان کاٹ ڈالا۔ تو یسوع مسیح نے اُسے تلوار میان میں کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ لان کل الذین یاخذ ون السیف بالسیف یھلکون۔ کہ جو تلوار اُٹھاتے ہیں۔ وہ تلوار ہی سے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ (دیکھو متی ۲۶/۵۲) پس جب کفار نے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نابود کرنے کے لئے تلوار اُٹھائی۔ تو حسب قول مسیح کہ جو تلوار اُٹھاتا ہے۔ وہ تلوار سے ہی مارا جاتا ہے صحابہ پر لازم تھا۔ کہ وہ بھی ان کے مقابلہ میں تلوار اٹھاتے۔ تا مسیح کا فرمان سچا ہو۔ پس اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا کہو مسیح نے جھوٹ بولا۔ یا مانو کہ آنحضرت صلعم کفار سے جنگ کرنے میں حق پر تھے۔ آخر اُسے ان لوگوں کے سامنے جن کے آگے وہ لافیں مارتا تھا۔ سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ اور غیر احمدی دوستوں نے بھی کہا کہ ہم نے یہاں کے علماء سے اس قسم کے زبردست دلائل آج تک نہیں سُنے۔

خادم جلال الدین شمس احمدی از حیفا

اقتباسات

مصطفےٰ کمال پاشا کا جام صحت

مصطفےٰ کمال ایک اسلامی سلطنت کے بادشاہ نہیں۔ بلکہ درحقیقت ٹرکی باشندوں کے قلوب پر حکمرانی کرنے والے ہیں آپ نے اپنے ملک کی سیاسی اور تمدنی ترقی کی خاطر جو جدید اصلاحات جاری کی ہیں۔ اور جن سے خود ان کے ملک کے قدیم خیال کے علماء اور ان کے متبعین کو اختلاف ہے۔ ان کی نسبت ہمیں اس وقت کچھ کہنا نہیں ہے۔ بلکہ حال میں اڑایا گیا کہ "جام صحت" کے نام سے انہوں نے بھرے مجمع میں بادہ احمر کا جو جام نوش فرمایا اس کی نسبت ہمیں صرف یہ عرض کرنا ہے۔ کہ بادہ نوشی خواہ چھپکر کی جائے۔ یا کھلم کھلا کسی صورت میں قابل معافی نہیں۔ ایک عظیم الشان مجمع کے روبرو مصطفےٰ کمال نے شراب نوش فرمائی۔ تو آپ نے اسی بات کو فخریہ بیان کیا۔ کہ وہ کھلم کھلا شراب پیتے ہیں۔ (ہمدرد کشمیری ۱۴ دسمبر)

مولوی ظفر علی کے مسلسل مقالات

جن لوگوں کو حاجی (ظفر علی) صاحب کے انداز تحریر کا حال معلوم ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ کا ہر مضمون خواہ وہ پنڈت مالوی کی تعریف میں ہو یا "انقلاب" کی مخالفت میں لکھا جائے۔ مولانا شوکت علی کی ہنسی اُڑانے کے لئے ہو۔ یا نہرو رپورٹ کی حمایت کے لئے سپرد قلم کیا جائے۔ ہمیشہ ابتدائے آفرینش اور ہبوط آدم یا کم از کم ابتدائے عہد اسلام سے شروع ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ "مسلم آؤٹ لک" "سیاست" اور "انقلاب" کے خلاف جس سلسلہ مضامین کی تمہید اُٹھائی گئی ہے۔ وہ بھی قرن اولٰے کے زمانہ آغاز کے تذکرے ہی سے شروع کیا گیا ہے۔

لیکن جناب کے مسلسل مقالات کا ہمیشہ سے یہ حال رہا ہے۔ کہ اکیدفعہ شروع ہو کر پھر انجام کو نہیں پہنچے۔ بلاشبہ قتل مرتد والا سلسلہ مضامین اپنی سولہ سترہ اقساط میں مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن اس کی تکمیل کا سبب یہ تھا کہ وہ مضمون غریب تہر کا لکھا ہوا تھا۔ اور قبلہ حاجی صاحب صرف اتنی بات...

احبابِ جماعت احمدیہ خاص توجہ فرمائیں!

جرائد سلسلہ احمدیہ

الفضل | جو آپ کو حضرت امام کے خطبات جمعہ و تقاریر نیز تحریرات اور دیگر پیش آمدہ واقعات پر ہدایا ہم پہنچاتا ہے۔ یہ ہفتہ میں دو بار۔ قیمت سالانہ آٹھ روپے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں پوری کوشش سے کام لے۔ اور جلسہ پر خریداروں کے نام اور اپنے ذمہ کا بقایا یا پیشگی قیمت جمع کرا دے ؛

ریویو اردو | حضرت مسیح موعود کی خواہش کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار کم از کم دس ہزار ہوں۔ ضرور پوری ہونی چاہئیے۔ یہ رسالہ ہر مہینے علمی مضامین سے معمور ہو کر شائع ہوتا ہے۔ قیمت تین روپے سالانہ طلباء و غیر احمدیوں کیلئے اڑھائی روپے۔

ریویو انگریزی | لندن سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت کم از کم اتنی کر دینی چاہئیے کہ تمام یورپ میں حضرت احمد مرسل یزدانی کا پیغام پہونچ سکے قیمت سالانہ سات روپے طلباء کے لئے نصف

سن رائز | ہندوستان میں انگریزی خواں نوجوان طبقہ کا رہنما طلباء کو عقائد اسلامیہ پر مضبوط کرنے اور انہیں غیر مذاہب کے اعتراضوں کا جواب دینے کے لئے تیار کرتا ہے۔ مہینے میں دو بار انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے سالانہ طلباء کے لئے برائے نام [illegible] تمام معتبرین جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے علاقے کے سکولوں۔ لائبریریوں انگریزی خوانوں میں اس کی اشاعت بڑھائیں۔ اس کی مالی امداد کریں۔ تاہم زیادہ سے زیادہ شائع کر سکیں ؛

سن رائز کے خریدار کم از کم پانچ ہزار کر دینے چاہئیں۔ احباب اس کے لئے خاص طور پر تیار ہو جائیں ؛

مصباح | احمدی خواتین کا اخبار۔ مہینے میں دو بار مستورات کی علمی عملی ترقی میں مشعل راہ ہو عورتوں ہی کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہر گھر میں اس کو جاری کرانا چاہئیے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کو کم از کم پانچ سو خریدار اور مل جائیں۔ ہمارے سلسلہ کی خواتین کی ہمت سے یہ بعید نہیں۔ صرف کوشش درکار ہے۔ قیمت سالانہ صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

احمدیہ گزٹ | سلسلہ احمدیہ کے عملی کام دکھانے والا اور نظارتوں کے احکام و اعلانات پہنچانے والا۔ قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ سالانہ جن احباب نے اب تک جلد دوم اور پھر جلد سوم کا چندہ نہیں دیا وہ مہربانی کر کے جلسہ پر ادا کر دیں ؛

احباب سے درخواست | میری یہ تمام مندرجہ بالا تحریر سیکرٹریان انجمن ہائے احمدیہ جماعت کے افراد کو سنا دیں۔ اور ان اخبارات کے لئے متفقہ طور پر جو امداد ہو سکے۔ اس کے لئے ایک فیصلہ فرمالیں۔ دفتر طبع و اشاعت جس کے اہتمام میں یہ اخبارات نکلتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام عشرہ میں صبح نماز فجر سے کر ۸ بجے تک اور پھر جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ۹ بجے رات تک کھلا رہا کرے گا۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ اپنے اپنے ذمے کے بقایا اور آئندہ سال کی پیشگی قیمتیں جمع کرا کے رسید حاصل کریں۔ اور مہربانی فرما کر خریداروں کے نام لکھے ہوئے محررین متعلقہ کے حوالے کر دیں ؛

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء کا فیصلہ وصیت کے متعلق

چونکہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس لئے احباب کی واقفیت اور اطلاع کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء کی وصیت کے قواعد کے متعلق ایک تجویز اور اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ جملہ موصی احباب اسے غور سے پڑھیں گے ؛

تجویز:۔ جس شخص کی وصیت کرنے کے وقت کوئی جائداد نہ ہو۔ مگر آمد ہو۔ وہ آمد کے حصہ کی وصیت کرے۔ اور یہ بھی وصیت کرے۔ کہ مرنے کے وقت جس قدر جائداد میری ایسی ثابت ہو جو مجھ بطور ورثہ یا ہبہ ملی ہو۔ یا ایسی آمد سے پیدا کی گئی ہو۔ جس کا حصہ وصیت میں نے ادا نہ کیا ہو اس کے بھی ۔۔۔ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چوہدری محمد حسین صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی تجویز تھی۔ کہ صورت مندرجہ بالا میں آمد کی وصیت بھی ہو۔ اور یہ بھی ہو۔ کہ جس قدر جائداد مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کے ۔۔۔ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی:۔ یہ تجویز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] کے فیصلہ کے ماتحت ہے۔ اس لئے اس کے لئے اگر میں کوئی گفتگو سن سکتا ہوں۔ تو یہی کہ فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح کی جائے یہ نہیں سن سکتا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا ؛

آخر حضور نے فرمایا۔ سب کمیٹی کی قلت کی جو رائے ہے۔ اس کی تائید میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نص نکل آئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قلت رائے کی تشریح صحیح ہے۔ اس لئے شوریٰ اس بارے میں کوئی بحث نہیں کر سکتی۔ اسی میں ہونا چاہئیے۔ کہ آمد کی بھی وصیت ہو۔ اور یہ بھی ہو۔ کہ جس قدر جائداد مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کے اتنے حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

سید محمد سرور شاہ سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

اعلانات امور عامہ

ایک معزز رئیس زمیندار کو اپنے تین لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد کی جو انٹرنس تک تعلیم دے سکے۔ اور عربی بھی کچھ جانتا ہو ضرورت ہے۔ مکان رہائش و خوراک کے علاوہ چالیس پچاس روپے ماہوار تک تنخواہ دی جائیگی۔ خواہشمند بہت جلد اپنی اپنی درخواست بمعہ نقول اسناد و تصدیق چال چلن واحمدیت سیکرٹری یا امیر مقامی سے کرا کر بھیجدیں ؛

۲۔ مندرجہ ذیل بیکاروں کے معاش کا اگر کوئی صاحب انتظام فرما سکیں۔ تو اطلاع دیں۔

۱۔ چند موٹر ڈرائیور بیکار ہیں ۲۔ چند مڈل پاس نوجوان ۳۔ بڑھئی۔ معمار۔ لوہار۔ ۴۔ ایک پٹواری نہر۔ کسی جاگیردار مربعوں والوں کی جاگیر پر بطور کارندہ یا مختار ملازمت کے متمنی ہیں۔ خط و کتابت دفتر امور عامہ سے کیجائے ؛

قائم مقام ناظر امور عامہ قادیان

نہرو رپورٹ سے بیزاری

یکم دسمبر ۱۹۲۸ء اہرانہ میں زیر صدارت چوہدری حشمت علی خاں صاحب جلسہ ہوا جس میں موضع ملیانہ اور بھگلانہ کے احباب بھی شامل ہوئے۔ اور اتفاق رائے سے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

۱۔ چونکہ نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کے حقوق کی پامالی کی گئی ہے۔ اس لئے وہ ناقابل قبول ہے۔

۲۔ جب کبھی ہندوستان کو ڈومینین اسٹیٹس حکومت ملے تو اس میں طرز حکومت فیڈرل ہونا چاہئیے۔ اور اس میں اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ اور مرکزی حکومت میں مسلمانوں کو کم از کم ⅓ حق نیابت ضرور ہی ملنی چاہئیے۔

۳۔ صوبہ سندھ کو بلوچستان سے ملا کر اسے حق نیابت دیا جائے نیز صوبہ سرحدی کو بھی حق نیابت ملنا چاہئیے۔

۴۔ مذہبی امور میں کامل آزادی ہو۔ اور کوئی جدید قانون نہ بنایا جائے۔ جب تک کہ اس قوم کے ¾ ممبر اس کی تائید نہ کریں۔ جس قوم پر کہ اس کا اثر پڑتا ہے۔

۵۔ کوئی قانون اساسی ملک کی تمام متفقہ پارٹیوں کے متفقہ فیصلہ کے بغیر پاس نہ کیا جائے۔ اور وہ بھی اس حالت میں جبکہ ¾ ممبر یا اس سے زائد اس کی تائید میں ہوں۔

۶۔ اکثریت کو اقلیت کی زبان یا طرز تحریر میں مداخلت کا کوئی حق نہ ہوگا۔ ۷۔ مختلف اقوام کو ان کی تعداد آبادی کے تناسب سے حکومت کے تمام صیغوں میں ملازمتیں دی جائیں۔ ۸۔ قانون اساسی کے غلط استعمال پر انگلستان کی پریوی کونسل میں اپیل کا حق ہونا چاہئیے

۹۔ یہ تمام امور قانون اساسی میں داخل ہونے چاہئیں۔ ۱۰۔ اس کارروائی کی اطلاع گورنمنٹ۔ سائمن کمیشن اور اسلامی پریس میں بھیجی جائے۔

محمد عثمان خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ اہرانہ ضلع ہوشیارپور